



# بُغْض وکینہ



[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خود پر دُرود و سلام بھیجتے

شہزادی گوئین حضرت سیدتنا فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ يَعْنِي خُصُورَ نَبِيِّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَبَّ مَسْجِدَ فِي دَاخِلٍ هُوَ تَوَجَّهَ مُصْطَفَى (یعنی خود) پر دُرود و سلام بھیجتے اور جب نکلتے تو بھی محمد مصطفیٰ (یعنی خود) پر دُرود و سلام بھیجتے۔

(سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء ما یقول عند دخول المسجد، ۳۳۹/۱، حدیث ۳۱۴ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا چاہیے کہ یہ سنت ہے، مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسجد میں جاتے وقت دُرود شریف پڑھنا سنت ہے۔ شفا شریف میں ہے کہ خالی گھر اور مسجد میں جاتے وقت یہ پڑھے: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ دوسرے یہ کہ خُصُورِ انُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) خود بھی اپنے پر دُرود و سلام پڑھتے تھے کبھی ”صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ“ اور کبھی ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ“ فرماتے۔

(مرآۃ المناجیح، ۱/۴۵۰)

## قبرِ کالے سانپوں سے بھری ہوئی تھی

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کچھ لوگ گھبراہٹ کے عالم میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم حج کی سعادت پانے کے لئے نکلے تھے، ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، جب ہم ذَاتُ الصَّفَاح<sup>۱</sup> کے مقام پر پہنچے تو وہ انتقال کر گیا۔ ہم نے اس کے غسل و کفن کا انتظام کیا پھر اس کے لئے قبر کھودی اور اسے دفن کرنے لگے تو دیکھا کہ اس کی قبر کالے سانپوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہم نے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھی کالے سانپوں سے بھر گئی، چنانچہ ہم نے اسے وہاں بھی نہیں دفنایا اور آپ کے پاس حاضر ہو گئے ہیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ذَلِكِ الْغِلُّ الَّذِي تَغْلُ بِهِ اِنطَلِقُوا فَاذْفَنُوهُ فِیْ بَعْضِهَا یعنی یہ اس کا کینہ ہے جو وہ اپنے دل میں رکھا کرتا تھا، جاؤ! اور اسے وہیں دفن کر دو۔ (موسوعة ابن ابی الدنيا، کتاب القبور، ۶/۸۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ سفرِ حج جیسی عظیم سعادت سے مُشرَّف ہونے والے شخص کو بھی سینے کے کینے کی وجہ سے سانپوں بھری قبر میں دفن ہونا پڑا۔ مذکورہ حکایت میں ہم جیسوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے جن کا ظاہر بڑا صاف اور پاکیزہ دکھائی دیتا ہے مگر باطنِ بغض و کینہ اور طرح طرح کی غلاظتوں سے

\_\_\_\_\_ دینہ

۱: ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے باہر یمن کی طرف واقع ہے۔ (فتح الباری، ۱۳/۱۷۶)

آؤدہ ہوتا ہے۔ ذرا سوچئے! اگر ہماری قبر میں بھی اسی طرح سانپ بچھو آگئے تو ہمارا کیا بنے گا؟ لہذا اس سے پہلے کہ سانسوں کا تسلسل ٹوٹ جائے اور توبہ کی مہلت بھی نہ ملے آئیے! ہم بارگاہِ خداوندی میں اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے مُنَاجات کرتے ہیں کہ

سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے      قبر میں کچھ نہ دے سزا یارب  
نورِ احمد سے قبر روشن ہو      وحشتِ قبر سے بچا یارب  
(وسائلِ بخشش، ص ۸۸)

ہم قہرِ قہار اور غصہِ جبار سے اُس کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

باطنی گناہوں کا علاج بے حد ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ گناہوں کا تعلق ظاہر سے ہوتا ہے جیسے قتل، چوری، غیبت، رشوت، شراب نوشی اور کچھ کا باطن سے مثلاً حسد، تکبر، ریاکاری، بدگمانی۔ بہر حال گناہ ظاہری ہوں یا باطنی! ان کا ارتکاب کرنے والا جہنم کے دردناک عذاب کا حقدار ہے، اس لئے دونوں قسم کے گناہوں سے بچنا ضروری ہے لیکن باطنی گناہوں سے بچنا ظاہری گناہوں کی نسبت زیادہ مشکل ہے کیونکہ ظاہری گناہ کو پہچاننا آسان جبکہ باطنی گناہ کی شناخت اس وجہ سے دشوار ہے کہ یہ سر کی آنکھوں سے دکھائی نہیں

دیتے انہیں صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ تقویٰ و پرہیزگاری پانے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے ہمیں ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنا باطن بھی ستھرا رکھنے کی ضرورت کو شش کرنی چاہئے۔ بہت سارے باطنی گناہوں میں سے ایک ”بغض و کینہ“ بھی ہے۔ اس کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کینہ کسے کہتے ہیں؟ اس کے کیا نقصانات ہیں؟ کونسا کینہ زیادہ بُرا ہے؟ اس کا علاج کیونکر ہو سکتا ہے؟ کس سے کینہ رکھنا واجب ہے؟ ہمیں ایسا کیا کرنا چاہئے کہ کسی کے دل میں ہمارے لئے کینہ پیدا نہ ہو؟ زیرِ نظر رسالہ جس کا نام شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ”بغض و کینہ“ رکھا ہے، اس رسالے میں کینے کے بارے میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ہضمناً بہت سے مدنی پھول بھی اپنی خوشبوئیں لٹا رہے ہیں۔ اس رسالے کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھئے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہو جائیئے۔ (شعبۂ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا      کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو  
گناہوں کی چٹھے ہر ایک عادت      سدھر جاؤں کرم یا مصطفیٰ ہو  
(وسائلِ بخشش، ص ۱۶۵)

**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کینہ کسے کہتے ہیں؟

دل میں دشمنی کو روکے رکھنا اور موقع پاتے ہی اس کا اظہار کرنا کینہ کہلاتا ہے  
(لسان العرب، ۱/۸۸۸)، حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ  
الوالی نے ”احیاء العلوم“ میں کینے کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: **الْحِقْدُ: أَنْ يَلْزِمَ قَلْبُهُ اسْتِثْقَالَهُ وَالبُغْضَ لَهُ وَالتَّفَارُّعَ عَنْهُ وَأَنْ يَدُومَ ذَلِكَ وَيَنْقُيَ** یعنی: کینہ یہ ہے  
کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اُس سے دشمنی و بُغض رکھے، نفرت کرے اور  
یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/۲۲۳)

مثلاً کوئی شخص ایسا ہے جس کا خیال آتے ہی آپ کو اپنے دل میں بوجھ سا  
محسوس ہوتا ہے، نفرت کی ایک لہر دل و دماغ میں دوڑ جاتی ہے، وہ نظر آجائے تو ملنے سے  
کتراتے ہیں اور زبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح سے اُسے نقصان پہنچانے کا موقع ملے تو  
پچھ نہیں رہتے تو سمجھ لیجئے کہ آپ اس شخص سے **کینہ** رکھتے ہیں اور اگر ان میں سے  
کوئی بات بھی نہیں بلکہ ویسے ہی کسی سے ملنے کو جی نہیں چاہتا تو یہ کینہ نہیں کہلائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## مسلمان سے کینہ رکھنے کا شرعی حکم

مسلمان سے بلا وجہ شرعی کینہ و بُغض رکھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۶/۵۲۶)  
یعنی کسی نے ہم پر نہ تو ظلم کیا اور نہ ہی ہماری جان و مال وغیرہ میں کوئی حق تلفی کی پھر بھی  
ہم اس کے لئے دل میں کینہ رکھیں تو یہ ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام

ہے ﴿اور اگر کسی نے ہم پر کوئی ظلم کیا ہو یا ہمارا کوئی حق تلف کیا ہو جس کی وجہ سے ہم اس سے دل میں کینہ رکھیں تو یہ حرام نہیں ہے﴾ پھر اگر ہم اس سے بدلہ لینے پر قادر نہ ہوں تو اس سے اپنا بدلہ لینے کے لئے روزِ محشر کا انتظار کر سکتے ہیں لیکن دُنیا ہی میں معاف کر دینا افضل ہے ﴿اور اگر بدلہ لینے پر قادر ہوں تو اس سے اسی قدر بدلہ لے سکتے ہیں جتنا اس نے ہم پر ظلم کیا یا مال وغیرہ میں ہماری حق تلفی کی ہے﴾ لیکن ایسی صورت میں بھی اگر ہم اسے معاف کر دیں گے تو زیادہ ثواب کے حقدار ہوں گے ﴿اور اگر معاف کرنے کی صورت میں خدشہ ہو کہ اس شخص کو مزید جرأت ملے گی اور وہ ہم پر یا کسی اور پر زیادہ ظلم ڈھائے گا تو ایسی صورت میں بدلہ لینا معاف کر دینے

سے افضل ہے۔ (الطریقۃ المحمدیۃ مع الحدیقۃ الندیۃ ۸۶/۳ بالاختصار)

**نوٹ:** اس کتاب میں جہاں کینے کی مذمت کی گئی ہے وہاں ناجائز و حرام کینہ مراد ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کینہ کی ہلاکت خیزیاں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کینہ وہ مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) باطنی بیماری ہے جس میں مبتلا ہونے والا دُنیا و آخرت کا خسارہ اٹھاتا ہے اور اس کے مُضر (یعنی نقصان دہ) اثرات سے اس کے آس پاس رہنے والے افراد بھی نہیں بچ پاتے اور یوں یہ بیماری عام ہو کر معاشرے کا سکون برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ خاندانی دشمنیاں شروع ہو جاتی ہیں، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچی جاتی ہیں، ذلیل و رسوا کرنے اور مالی**

نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنے کے بجائے اُسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں جس سے فتنہ و فساد جنم لیتا ہے۔ فی زمانہ اس کی مثالیں کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مُہلک بیماری سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## پچھلی اُمتوں کی بیماری

یاد رہے کہ بُغض و کینہ آج کل کی پیداوار نہیں بلکہ بہت پرانی بیماری ہے، ہم سے پہلی اُمتیں بھی اس کا شکار ہوتی رہی ہیں۔ دافع رنج و ملال، صاحبِ جو و دوالِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باکمال ہے: ”عنقریب میری اُمت کو پچھلی اُمتوں کی بیماری لاحق ہوگی۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟“ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تکبر کرنا، اترانا، ایک دوسرے کی غیبت کرنا اور دُنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا نیز آپس میں بُغض رکھنا، بُخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظلم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فتنہ و فساد بن جائے۔“ (المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ مقدم، ۶/۳۴۸، الحدیث: ۹۰۱۶)

۷ گناہوں سے مجھ کو بچا یا الہی

بُری عادتیں بھی چھڑا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## کینے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دل ہی دل میں پلنے والا کینہ دُنیا و آخرت میں کیسے کیسے نقصانات کا سبب بنتا ہے! چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

### ﴿1﴾ چغل خوری اور کینہ پڑواری دوزخ میں لے جائیں گے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ النَّفِیْمَةَ وَالْحَقْدَ فِی النَّارِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی قَلْبٍ مُّسْلِمٍ بے شک چغل خوری اور کینہ پڑواری جہنم میں ہیں، یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(المعجم الاوسط، باب العین، من اسمہ عبدالرحمن، ۳/۳۰۱، الحدیث ۴۶۵۳)

الْأَمَانُ وَالْحَفِیْظُ! جہنم کے عذابات اس قدر خوفناک اور دہشتناک ہیں کہ ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے، کئی احادیث و روایات میں یہ مضامین موجود ہیں کہ دوزخیوں کو ذلت و رسوائی کے عالم میں داخل جہنم کیا جائے گا، وہاں دُنیا کی آگ سے ستر گنا تیز آگ ہوگی جو کھالوں کو جلا کر کوئلہ بنا دے گی، ہڈیوں کا سُرمہ بنا دے گی، اس پر شدید دُھواں جس سے دم گھٹے گا، اندھیرا تاکہ ہاتھ کو ہاتھ بُجھائی نہ دے، بھوک پیاس سے نڈھال بیڑیوں میں جکڑے جہنمی کو جب پینے کے لئے اُبلتی ہوئی بدبودار پیپ دی جائے گی تو منہ کے قریب کرتے ہی اس کی پیش سے منہ کی کھال جھڑ جائے گی، کھانے کو کانٹے دار تھوہڑ ملے گا، لوہے کے بڑے بڑے ہتھوڑوں سے اسے پیچا جائے گا۔ اسی قسم کے بے شمار رنج و الم اور تکلیفوں سے بھر پور جگہ ہوگی جہاں دیگر

گناہگاروں کے ساتھ ساتھ چغل خور اور کینہ پزور بھی جائیں گے۔

ہم قہرِ قہار اور عَصَبِ جبار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (2) بخشش نہیں ہوتی

رسولِ نذیر، سراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہر پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پھر بُغض و کینہ رکھنے والے دو بھائیوں کے علاوہ ہر مومن کو بخش دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اُتْرُکُوْا اَوْ اَرْکُوْا هٰذِیْنِ حَتّٰی یَفْقِیْنَا اِن دُونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اُس بُغض سے واپس پلٹ آئیں۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن الشحناء، ص ۱۳۸۸، الحدیث ۲۵۶۵)

مسلمانوں کا کینہ اپنے سینہ میں پالنے والوں کے لئے رونے کا مقام ہے کہ خدائے رحمن کی طرف سے ہر پیر اور جمعرات کو بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لیکن کینہ پزور اپنی قلبی بیماری کی وجہ سے بخشے جانے والے خوش نصیبوں میں شامل ہونے سے محروم رہ جاتا ہے!

تجھے واسطہ سارے نبیوں کا مولیٰ

مری بخش دے ہر خطا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿3﴾ رحمت و مغفرت سے محرومی

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانا، غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ (ماہ) شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر (اپنی قدرت کے شایانِ شان) تجلّی فرماتا ہے، مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے جبکہ کینہ رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلة النصف من شعبان ۳/۳۸۲، الحدیث: ۳۸۳۵)

### نازک فیصلوں کی رات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرمانِ مُصْطَفَیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ والہ وسلم میں یہ بھی ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رزق اور (اس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

(تفسیر الدر المنثور، ۷/۴۰۲، سورة الدخان، تحت الآية: ۵)

ذرا غور فرمائیے کہ پندرہ شعبانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازک ہے! نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے! ایسی اہم رات میں بھی کینہ پُر و زنجش و مغفرت کی خیرات سے محروم رہتا ہے۔

۷۔ بنادے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ

گناہوں سے ہر دم بچا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

### ﴿4﴾ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ اللہ الوہاب نے خلیفہ ہارون رشید کو ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”اے حسین و جمیل چہرے والے! یاد رکھ! کل بروز قیامت اللہ عزوجل تجھ سے مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا یہ خوبصورت چہرہ جہنم کی آگ سے بچ جائے تو کبھی بھی صبح یا شام اس حال میں نہ کرنا کہ تیرے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کینہ یا عداوت ہو۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَصْبَحَ لَهُمْ غَاشًّا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“ جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ کینہ پڑو رہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔“ یہ سن کر خلیفہ ہارون رشید رونے لگے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۸/۱۰۸، الحدیث ۱۱۵۳۶)

عَفُو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا  
گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب! (وسائل بخشش ص ۹۱)  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿5﴾ ایمان برباد ہونے کا خطرہ

ایمان ایک انمول دولت ہے اور ایک مسلمان کے لئے ایمان کی سلامتی سے اہم کوئی شے نہیں ہو سکتی لیکن اگر وہ بغض و حسد میں مبتلا ہو جائے تو ایمان چھن جانے کا اندیشہ ہے، چنانچہ اللہ عزوجل کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب، طیبیوں کے طیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ذَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ

قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبُغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ

تم میں بچھل اُمتوں کی بیماری حسد اور بغض سرایت کر گئی، یہ مونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفة القیمة، ۴/ ۲۲۸، الحدیث: ۲۵۱۸)

مُفَسِّرِ شَہِیْر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ دین و ایمان کو جڑ سے ختم کر دیتی ہے کبھی انسان بغض و حسد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے شیطان بھی انہیں دو بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۱۵)

مسلمان ہے عطار تیری عطا سے  
ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۸)  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿6﴾ دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی: (پہلا) حرام کھانے والا (دوسرا) کثرت سے غیبت کرنے والا اور (تیسرا) وہ شخص کہ جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کا کینہ یا حسد موجود ہو۔ (درۃ الناصحین ص ۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حاجات طلب کرنے

کا بہترین وسیلہ ہے، اسی کے ذریعے بندے اپنے مَن کی مُرادیں یا خزانہ آخرت پاتے ہیں مگر کینہ پڑو اپنے کینے کے سبب دعاؤں کی قبولیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

ۛ میں منگتا تُو دینے والا

یا اللہ مری جھولی بھر دے (وسائل بخشش ص ۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿7﴾ دینداری نہ ہونا

حضرت سیدنا حاتمِ اصم علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم نے ارشاد فرمایا: کینہ پڑو رکامل دین دار نہیں ہوتا، لوگوں کو عیب لگانے والا خالص عبادت گزار نہیں ہوتا، چغل خور کو اَمَن نصیب نہیں ہوتا اور حاسد کی مدد نہیں کی جاتی۔ (منہاج العابدین، ص ۷۵)

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کینے، عیب جوئی، چغل خوری اور حسد میں مبتلا ہو تو وہ متقی و پرہیزگار کہلانے کا حقدار نہیں بظاہر وہ کیسا ہی نیک صورت و نیک سیرت ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہر و باطن میں نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿8﴾ دیگر گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے

غصے سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور کینے سے آٹھ ہلاکت خیز چیزیں جنم لیتی

ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ کینہ پر زورِ حسد کرے گا یعنی کسی کے غم سے شاد ہوگا اور اس کی خوشی سے غمگین۔ دوسرا یہ کہ شہادت کرے گا یعنی کسی کو کوئی مصیبت پہنچے گی تو خوشی کا اظہار کرے گا۔ تیسرا یہ کہ غیبت، دروغ گوئی (یعنی جھوٹ) اور فحش کلامی سے اس کے رازوں کو آشکارا کرے گا۔ چوتھا یہ کہ بات کرنا چھوڑ دے گا اور سلام کا جواب نہیں دے گا۔ پانچواں یہ کہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا اور اس پر زبانِ درازی کرے گا۔ چھٹا یہ کہ اس کا مذاق اڑائے گا۔ ساتواں یہ کہ اس کی حق تلفی کرے گا اور صلہ رجمی نہیں کرے گا یعنی آخرِ باسے مرؤت نہیں کرے گا اور رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور ان کے ساتھ انصاف نہیں کرے گا اور طالبِ معافی نہیں ہوگا۔ آٹھواں یہ کہ جب اس پر قابو پائے گا اس کو ضرر (یعنی نقصان) پہنچائے گا اور دوسروں کو بھی اس کی ایذا رسانی پر ابھارے گا۔ اگر کوئی بہت دیندار ہے اور گناہوں سے بھاگتا ہے تو اتنا تو ضرور کرے گا کہ اس کے ساتھ جو احسان کرتا تھا اس کو روک دے گا اور اس کے ساتھ شفقت سے پیش نہیں آئے گا اور نہ اس کے کاموں میں دسوزی کرے گا اور نہ اس کے ساتھ اللہ کے ذکر میں شریک ہوگا اور نہ اس کی تعریف کرے گا اور یہ تمام باتیں آدمی کے نقصان اور اس کی خرابی کا باعث ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت ۲/۶۰۶ ملخصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کینہ کی وجہ سے انسان دیگر**

گناہوں اور برائیوں کی دلدل میں کس طرح پھنستا چلا جاتا ہے!

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی  
مرا حشر میں ہوگا کیا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۸)  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### ﴿9﴾ کینہ پڑو رہے سکون رہتا ہے

کینہ پڑو کے شب و روز رنج اور غم میں گزرتے ہیں اور وہ پست ہمت ہو جاتا ہے۔ دوسروں کی راہ میں روڑے اٹکاتا ہے اور خود بھی ترقی سے محروم رہتا ہے۔  
امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں: ”أَقْلُّ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا رَاحَةُ الْحَسُودِ وَالْحَقُودِ دُنْيَا مِثْلُ كَيْنَةٍ يَزْدَوِرُّ رَأْسُهَا مِنْ سَبِّ سَبِّ مَنْ سَكُنَ يَاطَتِهِ“  
(تنبيه المغتربين ص ۱۸۴)

ہر انسان سکون کا متلاشی ہوتا ہے مگر نادان کینہ پڑو کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ سکون کی راہ روکنے والی چیز تو اس نے اپنے سینے میں پال رکھی ہے، ایسے میں دل کو چین کیونکر نصیب ہوگا!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### ﴿10﴾ معاشرے کا سکون برباد ہو جاتا ہے

جیسا کہ صفحہ 6 پر گزرا کہ معاشرے کا سکون برباد کرنے میں کینے کا بھی بڑا کردار ہے، یہ بھائی کو بھائی سے لڑوا دیتا ہے، خاندان کا شیرازہ بکھیر دیتا ہے، ایک برادری کو دوسری برادری کا مخالف بنا دیتا ہے اور یہ مزاج شریعت کے خلاف ہے



کیونکہ مسلمانوں کو تو بھائی بھائی بن کر رہنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ

تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو

مدینہ کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ دُشیمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَبْغِضُوا وَلَا تُدَابِرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا یعنی آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض و عداوت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی بیان نہ کرو اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ۴/۱۱۷، الحدیث: ۶۰۶۶)

مُفَسِّرِ شَہِیْر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی بدگمانی، حسد، بغض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے، لہذا یہ عُیُوب چھوڑنا کہ بھائی بھائی بن جاؤ۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۶۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مسلمان تو ایک دوسرے کے محافظ ہوتے ہیں

نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنَّیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهُمُ بَعْضًا یعنی: بیشک مؤمن کیلئے مؤمن مثل عمارت کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تشبیک الاصابع فی المسجد وغیرہ، ۱۰/۱۸۱، الحدیث: ۴۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## گوشہ نشینی کی وجہ

جب حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق تارک الدنیا (یعنی گوشہ نشین) ہو گئے تو حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے حاضر خدمت ہو کر کہا: تارک الدنیا ہونے سے مخلوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئی ہے! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل دو شعر پڑھے۔

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذَهَابَ أَمْسِ الدَّاهِبِ وَالنَّاسُ بَيْنَ مَخَايِلٍ وَمَارِبٍ  
يُفْشُونَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا وَقُلُوبُهُمْ مُحْشَوَةٌ بِعَقَارِبٍ

یعنی وفا کسی جانے والے کل کی طرح چلی گئی اور لوگ اپنے خیالات و حاجات میں غرق ہو کر رہ گئے۔ لوگ یوں تو ایک دوسرے کے ساتھ اظہارِ مَحَبَّت و وفا کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایک

دوسرے کے بغض و کینہ کے بچھوؤں سے لبریز ہیں! (تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲)

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق لوگوں کی منافقت والی روش سے تنگ آ کر خلوت (تنہائی) میں تشریف فرما ہو گئے۔ اس پاکیزہ دور میں بھی یہ صورتِ حال ہونے لگی تھی تو اب تو جو حال بے حال ہے اُس کا کس سے شکوہ کیجئے۔ آہ! آج کل تو اکثر لوگوں کا حال ہی عجیب ہو گیا ہے

جب باہم ملتے ہیں تو ایک دوسرے کے ساتھ نہایت تعظیم کے ساتھ پیش آتے اور خوب حال احوال پوچھتے ہیں، ہر طرح کی خاطر داری اور خوب مہمان داری کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی بوتل پلا کر نہال کرتے ہیں تو کبھی چائے پلا کر، پان گلکے سے منہ لال کرتے ہیں۔ بظاہر ہنس ہنس کر خوش کلامی و قیل و قال کرتے ہیں مگر اپنے دل میں اُس کے بارے میں بغض و ملال رکھتے ہیں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۲۸)

ظاہر و باطن ہمارا ایک ہو یہ کرم یا مصطفےٰ فرمائیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بغض و کینہ اور طرح طرح کے ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اس سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سے مُسْلَک (مُنَسَّ - لک) ہونے والوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مدنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ

## زندگی کا رخ بدل گیا

لودھراں (پنجاب، پاکستان) کے نواحی علاقے سوئی والا میں مقیم اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ یوں ہے: میں نت نئے فیشن کا دلدادہ اور فلموں ڈراموں کا استقدر شوقین تھا کہ ہمارے علاقے میں مٹی سینما چلانے والے بھی مجھ سے پوچھ پوچھ کر

فلمیں منگوا یا کرتے تھے۔ ہر نیا گانا پہلے ہماری سلائی کی دکان پر ہی سنا جاتا۔ میں بدنگاہی اور گندی فلمیں دیکھنے کی عادتِ بد میں بھی مبتلا تھا۔ غالباً 1993ء کی بات ہے کہ میں کسی کام کے سلسلے میں باب المدینہ کراچی گیا، اس دوران ماموں زاد بھائی کے ساتھ کورنگی (ساڑھے تین) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہوا لیکن اپنا وقت گھومنے پھرنے میں گزار کر اپنے شہر واپس آ گیا لہذا میری عادات و اطوار میں کوئی خاص تبدیلی نہ آ سکی، اتنا ضرور ہوا کہ میں دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے لگا۔ پھر اللہ عزوجل کا کرم ہوا کہ ہمارے علاقے میں لودھراں سے تین دن کا مدنی قافلہ تشریف لایا۔ مدنی قافلے میں شریک عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے میں نے بھی تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ جمعرات کو روانگی تھی مگر میں کسی مجبوری کی وجہ سے سفر نہ کر سکا لیکن لودھراں جا کر ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت ضرور کی۔ جب میں اجتماع میں پہنچا تو رقت انگیز دعا ہو رہی تھی، دعا کے لئے بیٹھتے ہی میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور دل سے گناہوں کی سیاہی دھلنا شروع ہو گئی۔ اگلی جمعرات ہم تقریباً 20 اسلامی بھائی ہفتہ وار اجتماع میں پہنچے، یوں ہمارے علاقے سے اجتماع میں آنے جانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی اجتماع میں بھی ہمارے علاقے سے بس بھر کر گئی۔ مدنی ماحول کی برکت سے میں نے نہ صرف فلمیں دیکھنا چھوڑ دیں بلکہ گانوں کی کیسٹوں پر

بھی بیانات بھر دلائے، جس پر میرے بڑے بھائی خفا بھی ہوئے مگر میں نے حکمتِ عملی سے ترکیب بنالی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرے مدنی ماحول میں آنے کی برکت سے والد صاحب اور بڑے بھائی نے بھی چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہا اور اپنے علاقے میں مدنی کام کرنے کی کوششیں کرتا رہا، یوں دیئے سے دیا جلتا رہا اور علاقے میں کئی اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو گئے۔ پھر میری شادی بھی مدنی ماحول کی ترکیب سے ہوئی، ناچ گانوں کی جگہ نعت خوانی اور سنتوں بھرے بیان کا سلسلہ ہوا اور بارات بھی نعتوں کی صداؤں میں روانہ ہوئی۔ میرے واقف کار اور عزیز واقربا حیرت کا اظہار کر رہے تھے کہ ہم نے ایسی شادی پہلی بار دیکھی ہے۔ شادی کے کچھ ہی سال بعد میرے ایک اور بھائی جو بہت فیشن ایبل تھے انہوں نے بھی سادگی اختیار کر لی اور چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔ جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو اتنا کثیر ایصالِ ثواب کیا گیا کہ سننے والے حیران رہ گئے کہ ہم نے اپنی زندگی میں اتنا ایصالِ ثواب کسی کے لئے نہیں سنا، یہ دعوتِ اسلامی کی برکتیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے علاقائی مشاورت میں بطورِ خادم (نگران) کام کیا، پھر ڈویژن سطح پر مدنی انعامات کی ذمہ داری ملی، پھر صوبائی مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار بنا، اب تادم تحریر ڈویژن مشاورت میں خادم (یعنی نگران) اور کابینہ سطح پر مدنی عطیات بکس کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فِیضانِ غوثِ رضا مَدَنی ماحول  
بَفِیضانِ احمد رضا اِنْ شَاءَ اللّٰہ یہ پُھولے پھلے گا سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### بَد تَرِین بُغْضُ وَکینہ

عام مسلمانوں سے بلا وجہ شرعی کینہ رکھنا بے شک حرام اور جہنم میں لے  
جانے والا کام ہے مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان، ساداتِ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علمائے  
کرام اور عربوں سے بُغْض و کینہ رکھنا اس سے کہیں زیادہ بُرا ہے۔ ایسا کرنے والے  
کی شدید مُدْمَت کی گئی ہے۔ چنانچہ

### صحابہ کرام سے بُغْض رکھنے کی وعیدِ شدید

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مُعَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول  
نذیر، سراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میرے  
اصحاب کے حق میں خدا سے ڈرو! خدا کا خوف کرو!! انھیں میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس  
نے انھیں محبوب رکھا میری مَحَبَّت کی وجہ سے محبوب (یعنی پیارا) رکھا اور جس نے ان  
سے بُغْض کیا وہ مجھ سے بُغْض رکھتا ہے، اس لئے اُس نے ان سے بُغْض رکھا، جس نے  
انھیں اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی، جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے بیشک خدا  
تعالیٰ کو اِیذا دی، جس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے گرفتار

کرے۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي، کتاب المناقب، ۵/۴۶۳، الحدیث: ۳۸۸۸)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحَبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحَبَّت حُضُور (صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی مَحَبَّت ہے اور جو بد نصیب صحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دشمنِ خدا و رسول ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا ص ۳۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حُضُور

نجم میں اور ناؤ ہے عترة رسول اللہ کی (حدائق بخشش ص ۱۵۳)

(یعنی اہلسنت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کشتی کی طرح ہیں)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بغض و عداوت رکھنے والے کا بھیانک انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بغض و عداوت رکھنا

دارین (یعنی دنیا و آخرت) میں نقصان و خسران کا سبب ہے چنانچہ حضرت سیدنا نور

الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوة میں

نقل کرتے ہیں: تین افراد یمن کے سفر پر نکلے ان میں ایک کوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا جو یمنین کریمین (حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا گستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب کوچ کا وقت آیا تو ان میں سے اٹھ کر دونے وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کوفی کو جگایا۔ وہ اٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شہنشاہ عجم و عرب، محبوب رب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے سر ہانے تشریف لا کر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسق! اللہ عزَّ وَّجَلَّ فاسق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔ جب وہ گستاخ اٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی انگلیاں مسخ ہونا (بگڑنا) شروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کے مشابہ ہو گئے، پھر گھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے رفقاء نے اُس بندر نما گستاخ کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیے۔ غروب آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو مضطرب (یعنی بے تاب) ہو کر رسی چٹھرائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر ان دونوں کے قریب آئے تو یہ خائف (یعنی خوفزدہ) ہو گئے مگر انہوں نے ان کو کوئی اذیت نہ دی اور وہ بندر نما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور انہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد



جب بندر واپس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواہد النبوة ص ۲۰۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے دیکھا! شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گستاخ بندر بن گیا۔ کسی کسی کو اس طرح دُنیا میں بھی سزا دے کر لوگوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ ڈریں، گناہوں اور گستاخیوں سے باز آئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو صحابہ کرام اور اہلبیتِ عظام علیہم الرضوان سے محبت کرنے والوں میں رکھے۔ 'امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**سادات سے بغض رکھنے والے کو حوضِ کوثر پر چا بک مارے جائینگے**

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ہم سے بغض مت رکھنا کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يُبْغِضُنَا وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذُيِّدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَيَاطٍ مِنْ نَارٍ جو شخص ہم سے بغض یا حسد کریگا، اسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چا بکوں کے ذریعے دُور کیا جائے گا۔ (المعجم الاوسط، ۲/۳۳، الحديث ۲۴۰۵)

**اہل بیت کا دشمن دوزخی ہے**

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص **بیتُ اللہ** شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان جائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اور پھر وہ اہل بیت کی دشمنی پر مرجائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

(المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ۴/۱۲۹-۱۳۰، الحديث ۴۷۶۶)

س۔ حُبِّ ساداتِ اے خدا دے واسطہ

اہلبیتِ پاک کا فریاد ہے (وسائلِ بخشش ص ۵۰۳)  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**عَرَبوں سے بُغض و کدورت رکھنے والا شفاعت سے محروم**

عَرَبِ ممالک میں کام کرنے والے بعض لوگ عَرَبوں کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں اور بعض حُجَّاج بھی، اِس سے بچنا ضروری ہے۔ حضرت سیدنا عثمان بن عفَّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شاہِ بنی آدم، نبیِ مُستَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنْلَهُ مُوَدَّتِيْ جس نے اہلِ عَرَب سے بُغض و کدورت رکھی میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور نہ ہی اُسے میری محبت نصیب ہوگی۔ (ترمذی، کتاب المناقب، ۴۸۷/۵، حدیث: ۳۹۵۴)

**جس نے عربوں سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا**

محبوبِ رب، تاجدارِ عَرَب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: عَرَب کی مَحَبَّتِ ایمان ہے اور ان کا بُغض کُفر ہے، جس نے عَرَب سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ (الْفَجْعُ إِلَّا وَسْطَ، ۶۶/۲، الحدیث ۲۵۳۷)

**عَرَب سے بُغض کب کُفر ہے**

حضرت علامہ مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے فرمانِ گرامی کا خلاصہ ہے:

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عَرَبِی ہیں اور قرآن بھی اہلِ عَرَب کی زَبان میں ہے، ان نسبتوں کی وجہ سے اگر کوئی عَرَبیوں سے بُغض رکھے تو اس سے سلطانِ عَرَب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بُغض لازم آئے گا جو کہ کُفر ہے۔

(فیض القدیر للناوی، ۳/۲۳۱، تحت الحدیث ۲۲۵)

### تین وجوہ کی بنا پر عرب سے محبت رکھو

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ محبت نشان ہے: تین وجوہ کی بنا پر عَرَب سے مَحَبَّت رکھو، اس لئے کہ ﴿۱﴾ میں عَرَبِی ہوں ﴿۲﴾ قرآنِ مجید عَرَبِی ہے ﴿۳﴾ اہلِ جَنّت کا کلام عَرَبِی

ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، باب فی تعظیم النبی ﷺ، ۲۳۰/۲، الحدیث ۱۶۱۰)

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں اَنگُشتِ زَناں

سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب (حدائقِ بخشش شریف، ص ۵۸)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۸۶ تا ۲۹۹ ملتقطاً)

### کیا کُفَّارِ عَرَب سے بھی مَحَبَّت رکھنی ہوگی؟

مَحَبَّتِ ایمان کے ساتھ مشروط ہے، لہذا کُفَّار و مُرتدّین عَرَب سے مَحَبَّت تو دُور کی بات ہے اُن سے عداوت رکھنی واجب ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علّامہ مناوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: جو اہلِ عَرَب کافر یا منافق ہیں اُن سے بُغض رکھنا بُرا

نہیں بلکہ واجب ہے۔ (فیض القدیر، ۱/۲۳۱، تحت الحدیث ۲۲۵)

## اہلِ عَرَبِ عَرَبِی آقا کے ہم قوم ہیں

عَرَبِی لوگ قومیت کے اعتبار سے چونکہ عَرَبِی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتے ہیں لہٰذا مَحَبَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو اہلِ عرب مسلمان ہیں ان کو بُرا بھلا کہنے سے زبَان کو روکا جائے، ہاں اِن میں جو کُفَّار، مُرتَدِّین اور منافقین ہیں یقیناً وہ بُرے ہیں اور ان کو بُرا ہی کہا جائے گا۔ دیکھئے! ابولہب بھی عَرَبِی تھا مگر اُس کی مذمت میں قرآنِ پاک کی ایک پوری سورت سُورۃ لہَب موجود ہے۔ بہر حال اگر عَرَبِیوں میں سے کسی کی طرف سے بالفرض آپ کو کوئی ذاتی تکلیف پہنچ بھی گئی ہو تب بھی صبر سے کام لیجئے۔ یقیناً اس ایک کی ایذا دہی کی وجہ سے سب عَرَب ہرگز بُرے نہیں بن گئے۔ اہلِ عَرَب سے مَحَبَّت کیلئے ہم غلامانِ مصطفیٰ کیلئے یہی بات کافی ہے کہ ہمارے پیارے پیارے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَرَبِی ہیں۔

ہائے کس و وقت لگی پھانس اَلَم کی دل میں

کہ بہت دور رہے خارِ مُغیلانِ عرب (حدائقِ بخشش ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

## علم اور عالم سے بُغض رکھنے والا نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت

نشان ہے: اُعْذُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُجِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ

عالم بن یا متعلّم، یا علمی گفتگو سننے والا یا علم سے محبت کرنے والا بن اور پانچواں (یعنی علم

اور عالم سے بُغض رکھنے والا) نہ بن کہ ہلاک ہو جائیگا۔ (الجامع الصغیر، ص ۷۸، حدیث: ۱۲۱۳)

عالم دین سے خواہ مخواہ بُغض رکھنے والا مریضُ الْقَلْبِ اور خبیثُ الْبَاطِنِ ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 129 پر فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ ”اگر عالم (دین)

کو اس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ”عالم“ ہے جب تو صریح کافر ہے اور ﴿۲﴾ اگر

بوجہ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی حُصومت (یعنی دشمنی) کے

باعث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور ﴿۳﴾

اگر بے سبب (یعنی بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مریضُ الْقَلْبِ خبیثُ الْبَاطِنِ

(یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے

کُفر کا اندیشہ ہے۔ ”خُلاصہ“ میں ہے: مَنْ أَبْغَضَ عَالِمًا مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ

خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ (یعنی ”جو بلا کسی ظاہری وجہ کے عالم دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا

خوف ہے۔“) (خُلاصۃُ الفتاویٰ، ۴/ ۳۸۸)

مجھ کو اے عطا رستی عالموں سے پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

لَدِينِهِ

## یہودی معالج کا امام مازری کے ساتھ کینہ و حسد

امام مازری رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالج (یعنی طبیب، آپ کا علاج کر رہا) تھا، اچھے ہو جاتے پھر مَرَضُ عَوْدِ کرتا (یعنی دوبارہ ہو جاتا)، کئی بار یوہیں ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے گھوڑوں۔ امام رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی نے اسے دفع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی، پھر امام رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حَافِظِ اَطْبَا (یعنی ماہرِ طبیب) کر دیا اور مسلمانوں کو مُمَنَّا عَت فرمادی کہ کافرِ طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔<sup>۱</sup> (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## اولیائے کرام سے بُغض رکھنے والے کی توبہ

بغداد شریف کا ایک تاجر اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام سے بہت بُغض رکھتا تھا۔ ایک روز حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو نمازِ جمعہ پڑھ کر فوراً مسجد سے باہر نکلتے دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ ولی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجد میں اس کا دل نہیں لگتا جیسی تو نماز پڑھتے ہی فوراً باہر نکل گیا ہے۔ وہ تاجر یہی کچھ

دینہ

۱: کفار سے علاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 238

تا 243 پر ملاحظہ کیجئے۔

سوچتا اور کہتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

نے ایک نانباتی کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہر کی جانب چل پڑے۔ تاجر کو یہ دیکھ کر اور بھی غصہ آیا اور بولا، یہ شخص محض روٹی کے لئے مسجد سے جلدی نکل آیا ہے اور اب شہر کے باہر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ تاجر نے تعاقب جاری رکھتے ہوئے یہ ذہن بنایا کہ جوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا ولی ایسے ہی ہوتے ہیں جو روٹی کی خاطر مسجد سے فوراً نکل آئیں! چنانچہ تاجر پیچھے پیچھے ہو لیا حتیٰ کہ حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کسی گاؤں میں داخل ہو کر ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بیمار آدمی لیٹا ہوا تھا، حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے اُس بیمار کے سر ہانے بیٹھ کر اُسے اپنے مبارک ہاتھ سے روٹی کھلائی۔ تاجر یہ معاملہ دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر گاؤں دیکھنے کے لئے باہر نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دوبارہ مسجد میں آیا تو دیکھا کہ مریض وہیں لیٹا ہے مگر حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی وہاں موجود نہیں۔ اس نے مریض سے پوچھا کہ کہاں گئے؟ اُس نے بتایا کہ وہ تو بغداد شریف تشریف لے گئے۔ تاجر نے پوچھا: بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟ وہ بولا، چالیس میل۔ تاجر سوچنے لگا کہ میں تو بڑی مشکل میں پھنس گیا کہ ان کے پیچھے اتنی دور نکل آیا اور تعجب ہے کہ آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلا مگر اب کس طرح واپسی ہوگی؟ پھر اس نے پوچھا کہ اب دوبارہ وہ یہاں کب آئیں گے؟ بولا، اگلے جمعہ کو۔ ناچار تاجر وہیں رُکا رہا جب جمعہ آیا تو حضرت سیدنا

بِشْر حَافِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی اِپنِ وَقْتُ پَر تَشْرِیْف لائے اور مریض کو روٹی

کھلائی۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نِے اُس تاجر سے فرمایا: آپ کیوں میرے پیچھے آئے

تھے؟ تاجر نے عاجزی کے ساتھ عَرَض کی: حُضُور میری غَلَطی تھی! فرمایا: اُٹھئے اور

میرے پیچھے پیچھے چلے آئیے۔ چنانچہ وہ حضرت کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اور تھوڑی ہی

دیر میں دونوں بغداد شریف پہنچ گئے۔ حضرت سیدنا بِشْر حَافِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی کی زندہ

کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجر نے اولیاء کرام کے بغض سے توبہ کی اور آئندہ ان

پاک لوگوں کا دل سے مُعْتَقِد ہو گیا۔ (روض الریاحین ص ۲۱۸)

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کِی اُن پَر رَحْمَت ہو اور اُن کِی صَدَقَہ ہمارِی بے حساب مَغْفِرَت ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے اولیا کی مَحَبَّت عطا کر

تُو دیوانہ کر غوث کا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

جگانے، ایمان کی حفاظت کی کڑھن بڑھانے، موت کا تصوّر جمانے، خود کو عذابِ قبر و

جہنّم سے ڈرانے، ظاہری و باطنی گناہوں کی عادت مٹانے، اپنے آپ کو سنتوں کا

پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنت الفردوس میں مکی مدنی

مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن



وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کرتے رہے اور فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کرواتے رہے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مدنی بہار سناؤں:

## ماموں کی انفرادی کوشش

چکوال (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 20 سال) کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرتا ہوں: جب میں میٹرک میں تھا، اس وقت دوستوں کے ساتھ سیر و تفریح کرنا، اسنوکر کھیلنا، لڑنا جھگڑنا اور بد معاشی و دادا گیری کرنا، اُمردوں میں دلچسپی رکھنا میرے بدترین معمولات میں شامل تھے۔ ایک دوست کی دعوت پر اولاً سگریٹ نوشی شروع کی پھر شراب نوشی جیسے مہلک نشے میں مبتلا ہو گیا۔ بُری صحبتوں کا ایسا چسکہ پڑا کہ میں تین تین دن اور بعض اوقات تو سارا ہفتہ گھر نہیں جاتا تھا۔ میری بگڑی ہوئی عادتوں کی وجہ سے گھر والے سخت پریشان تھے۔ میرے والد صاحب مجھے سمجھا سمجھا کر تھک گئے مگر میرے کان پر جوں تک نہ رہتگی، بالآخر انہوں نے مجھ سے بات چیت بھی بند کر دی۔ میں سدھرنے کے بجائے بگڑتا چلا گیا۔ کم و بیش چار سال اسی کیفیت میں گزر گئے۔ ایک دن میری ملاقات اپنے ماموں سے ہوئی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ انہوں نے مجھے بڑی

شفقت دی اور میرا ذہن بنایا کہ میں دعوتِ اسلامی میں ہونے والا مَدَنی تربیتی کورس کر لوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیار ہو گیا اور زندگی میں پہلی مرتبہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا، مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سن کر میں کچھل سا گیا اور سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کاش! میں بہت پہلے فیضانِ مدینہ میں آ گیا ہوتا اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہوتی! بہر حال یہاں پر مدنی تربیتی کورس میں شامل ہو کر مجھے نیک بننے کا جذبہ ملا، توبہ کی توفیق ملی، نہ صرف فرض نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی بلکہ تہجد، اشراق چاشت اور مغرب کے بعد اَوّابین کے نوافل پڑھنے کی بھی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، والدین کے حقوق کا پتا چلا، رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کا ذہن ملا۔ مَدَنی تربیتی کورس کے بعد مَدَنی قافلہ کورس کرنے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی بھی نیت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترا ٹھکر مولا دیا مَدَنی ماحول      نہ چھوٹے کبھی بھی خُدامَدَنی ماحول  
سلامت رہے یا خُدامَدَنی ماحول      بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ و بغض نہ ہو

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یَا بُنَّی! اِنْ قَدِرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ لَيْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاحَدٍ فَاَفْعَلْ اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ تمہاری صبح و شام ایسی حالت میں ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کینہ و بغض نہ ہو تو ایسا ہی کیا کرو۔ (ترمذی، کتاب العلم، ۴/۳۰۹، الحدیث: ۲۶۸۷)

یعنی مسلمان بھائی کی طرف سے دُنیوی امور میں صاف دل ہو سینہ کینہ سے پاک ہو تب اس میں انوارِ مدینہ آئیں گے۔ دُھند لا آئینہ اور میلا دل قابلِ عزت نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۱۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## افضل کون؟

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ہر سلامت دل والا، سچی زبان والا۔ لوگوں نے عرض کی: سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں، یہ سلامت دل والا کیا ہے؟ فرمایا: هُوَ التَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِیْهِ وَلَا بَغْیَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ یعنی وہ ایسا ستھرا ہے جس پر نہ گناہ ہو، نہ بغاوت، نہ کینہ اور نہ حسد۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الورع، ۴/۴۷۵، الحدیث: ۴۲۱۶)

## جنتی آدمی

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خاتم المرسلین، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ“ ابھی تمہارے پاس اس راستے سے ایک جنتی آدمی آئے گا۔ اسی وقت ایک انصاری صاحب وہاں آئے جن کی داڑھی وضو کے پانی سے تر تھی، انہوں نے بائیں ہاتھ میں اپنی جوتیاں اٹھا رکھی تھیں۔ دوسرے دن پھر نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پہلے دن کی طرح ارشاد فرمایا اور وہی شخص آئے، تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس انصاری کے پاس پہنچا اور پوچھا: کیا آپ میری مہمان نوازی کر سکتے ہیں؟ انہوں نے ہامی بھر لی اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں تین راتیں ان کے پاس رہا، اس دوران میں نے انہیں رات کو قیام کرتے (یعنی نوافل ادا کرتے ہوئے) نہیں دیکھا، ہاں! یہ ضرور دیکھا کہ جب وہ بستر پر کروٹیں بدلتے تو ذکر اللہ کرتے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا اور وہ اچھی بات کرتے یا خاموش رہتے۔ جب تین راتیں اسی طرح گزر گئیں تو میں نے ان کے عمل کو کم جانا چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ الْآنَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ“ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، پھر تینوں

مرتبہ آپ ہی آئے تو میں نے سوچا کہ آپ کے پاس رہ کر آپ کا عمل دیکھوں، لیکن مجھے تو آپ کا کوئی زیادہ عمل دکھائی نہیں دیا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا: میرا عمل تو وہی ہے جو آپ دیکھ چکے ہیں لیکن میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے لئے کینہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی مسلمان کو ملنے والی نعمتِ الہی پر حسد کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہی وہ وصف ہے جس نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا۔

(شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/۲۶۴، الحدیث: ۵۶۶۰ دون بعض الجمل)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب**

**مَغفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس بشارت افروز حکایت سے دُنیا سے بے رغبتی اور اپنے دل کو باطنی گناہوں بالخصوص بغض و کینہ سے پاک رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

خطاؤں کو میری مٹا یا الہی  
مجھے نیک نصلت بنا یا الہی (وسائل بخشش ص ۹۳)  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**جسم کے ساتھ ساتھ دل بھی ستھرا رکھنا ضروری ہے**

ظاہری جسم اور لباس کی صفائی ستھرائی اپنی جگہ لیکن دل کی پاکیزگی کی اپنی

اہمیت ہے۔ سرکارِ عالی و قار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ طہارت نشان ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صَوْرَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف نظر فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره..... الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث ۲۵۶۴)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ”منہاج العابدین“ میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: دل ربِّ العلمین کی نظر کا مقام ہے تو اس شخص پر تعجب ہے جو ظاہری چہرے کا خیال رکھے، اسے دھوئے، میل کچیل سے سُتھرا رکھے تاکہ مخلوق اس کے چہرے کے کسی عیب پر مطلع نہ ہو مگر دل کا خیال نہ رکھے جو ربِّ العلمین کی نظر کا مقام ہے! چاہیے تو یہ تھا کہ دل کو پاکیزہ رکھتا، اسے آراستہ کرتا تاکہ ربِّ العلمین کو اس میں کوئی عیب نہ دکھائی دے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ دل تو گندگی، پلیدی اور غلاظت سے لبریز ہے مگر جس پر مخلوق کی نظر پڑتی ہے اس کے لیے کوشش ہوتی ہے کہ اس میں کوئی عیب و قباحت نہ پائی جائے! (منہاج العابدین ص ۶۸)

مرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر

کر اُلفت میں اپنی فنا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علی محمد

## میں تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ اُلفت نشان ہے: لَا يُبْلَغُنِي أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخُورَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرِ یعنی مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔

(سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ، كِتَابُ الْاَدَبِ، ۴/۳۴۸، الْحَدِيثُ ۴۸۶۰)

مُحَقِّق عَلَيَّ الْاُطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیثِ پاک کے اس حصے ”مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے“ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یعنی کسی کی کوتاہی، فعلِ بد، عادتِ بد، اُس نے یہ کیا یا اُس نے یہ کہا، فلاں اس طرح کہہ رہا تھا۔“ (اشعۃ اللمعات، ۴/۸۳) حدیث شریف کے اس حصے ”میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں“ کی تشریح کرتے ہوئے مفسرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: یعنی کسی کی عداوت، کسی سے نفرت دل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے بیانِ قانون ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تا کہ ان میں مدینے کے انوار دیکھو، ورنہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا سینہ رحمت، نورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں

کدورت (یعنی بغض و کینہ) کی پہنچ ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۷۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر بے شمار دُرودیں ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے

حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اپنے دل پر غور کر لیجئے

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ پہلی فرصت میں اپنے گھر بار، عزیز واقارب، محلّہ داروں، مارکیٹ یا دفتر میں ساتھ کام کرنے والوں، ساتھ پڑھنے والوں الغرض جن جن سے اس کا واسطہ پڑتا ہے، ان کے بارے میں اپنے دل کو پوری دیانتداری سے ٹٹولے کہ بلاوجہ شرعی کہیں کسی کی دشمنی تو نہیں چھپی ہوئی؟ اسے نقصان پہنچانے کی خواہش تو موجود نہیں؟ اگر اسے نقصان پہنچے تو خوشی تو نہیں محسوس ہوتی؟ اس کی غیبت، چغل خوری، حق تلفی اور دل آزاری کا سلسلہ تو نہیں؟ اگر ان سوالات کا جواب ہاں میں ملے تو فوراً توبہ کیجئے اور کینے سے بچنے کے لئے کوشاں ہو جائیے۔ غور و فکر کا یہ عمل ہر روز نہیں تو کم از کم ہر ہفتے ایک بار ضرور کرنے کی مدنی التجا ہے۔

ہمارا مَدَنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں

کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



## ”راہِ جنت کے چھ حروف کی نسبت سے کینے کے 6 علاج

### (۱) ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے

ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کرتا رہے، درج ذیل مختصر قرآنی دعا کو یاد کر لینا اور وقتاً فوقتاً پڑھنا بھی بہت مفید ہے۔ چنانچہ پارہ 28 سورہ حشر کی آیت 10 میں ہے:

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

(ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھا اے رب ہمارے!

بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔)

دُعا کے ساتھ ترجمہ پڑھنے کی حاجت نہیں، ہاں! معنی پر ضرور نظر رکھئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### (۲) اسباب دور کیجئے

بیماری جسمانی ہو یا رُوحانی! اس کے کچھ نہ کچھ اسباب ہوتے ہیں، اگر ان اسباب کا سد باب کر لیا جائے تو بیماری سے چھٹکارا پانا آسان ہو جاتا ہے۔ لہذا کینے کے چند ممکنہ اسباب اور ان کے خاتمے کا طریقہ عرض کرتا ہوں، چنانچہ

غصہ

پہلا سبب

احیاء العلوم اور دیگر کئی کتب میں ہے کہ کینہ غصے کی کوکھ سے جنم لیتا ہے۔ وہ

اس طرح کہ جب کوئی شخص غصے سے مغلوب ہو کر کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو سامنے والا بھی اپنا ردِ عمل دیتا ہے۔ یوں مسلسل عمل اور ردِ عمل کے نتیجے میں دلوں میں بغض و کینہ اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ اس لئے اگر غصے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پی لیا جائے تو ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ کینے کا بھی سدِ باب ہو جائے گا، بطورِ ترغیب غصہ پینے کی فضیلت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

### غصہ پینے والے کیلئے جنتی خور

رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جس نے غصے کو ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ عز و جل بروزِ قیامت اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس خور کو چاہے لے لے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، ۴/۳۲۵، ۳۲۶، الحدیث ۴۷۷۷)

سے حسنِ اخلاق اور نرمی دو

دور ہو خوئے اشتعال آقا (وسائلِ بخشش ص ۳۵۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

اے خوئے اشتعال یعنی غصے کی عادت، (غصے کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے شیخ طریقت امیر

اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے ”غصے کا علاج“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا ضرور مطالعہ کیجئے۔)

## بدگمانی

## دوسرا سبب

کسی کے بارے میں بدگمانی کرنے سے بھی کینہ پیدا ہونا ممکن ہے تلمیذ صدر الشریعہ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اسلامی بہنوں کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”گھر کے اندر ساس، نندیں یا جھٹھانی، دیورانی یا کوئی دوسری عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں اور بلاوجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔“<sup>۱</sup> (جنتی زیور ص ۵۹)

مھے غیبت و چغلی و بدگمانی  
کی آفات سے تُو بچا یا الہی (وسائل بخشش ص ۸۰)  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## تیسرا سبب شراب نوشی اور جُوا

شراب پینے اور جُوا کھیلنے جیسے حرام و جہنم میں لے جانے والے کام سے

دینہ

۱: بدگمانی کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”بدگمانی“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

کوسوں دور رہے کہ قرآن پاک میں ان دونوں چیزوں کو کینہ کا سبب قرار دیا گیا ہے چنانچہ پارہ 7 سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 90 تا 91 میں اللہ رَحْمَنُ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ  
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْدَلَامُ رَجَسٌ مِّنْ  
عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾  
إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ  
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ  
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ  
فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جو اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے؟

حضرت صدرالافاضل سید نامولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی خزانہ العرفان میں اس کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں (یعنی برائیوں) میں مبتلا ہو وہ ذکر الہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان، ص ۲۳۶ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

تو نشے سے باز آ مت پی شراب لے

دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب (وسائل بخشش ص ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### چوتھا سبب ﴿نعمتوں کی کثرت﴾

نعمتوں کی فراوانی بھی آپس میں بغض و کینہ کا ایک سبب ہے، شکرِ نعمت اور سخاوت کی عادت اپنا کر اس سے بچنا ممکن ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ راحۃِ قلب و سینہ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”لَا تُفْتَحُ الدُّنْيَا عَلٰی أَحَدٍ إِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبُغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ“ یعنی دنیا کسی پر کشادہ نہیں کی جاتی مگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کو قیامتِ بغض و عداوت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ، ۴۵/۱، الحدیث: ۹۳)

### بغض و عداوت میں پڑ جاؤ گے

حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے محبوب، دانا، غیوب، مُنَزَّہ عَنْ الْعُیُوب صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اصحابِ صفہ کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا: ”تم نے صبح کس حال میں کی؟“ انہوں نے

مدینہ  
۱: شراب نوشی کے نقصانات کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”برائیوں کی ماں“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

عرض کی: ”خیر و بھلائی کے ساتھ۔“ ارشاد فرمایا: ”آج تم بہتر ہو (اس وقت سے کہ) جب تمہارے پاس صبح کھانے کا ایک بڑا پیالہ اور شام دوسرا بڑا پیالہ لایا جائے گا اور اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبے پر غلاف ڈالے جاتے ہیں۔“ اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم عرض گزار ہوئے: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا ہمیں اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے یہ نعمتیں حاصل ہوں گی؟“ فرمایا: ”ہاں۔“ عرض کی: ”پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے کیونکہ ہم صدقہ و خیرات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا بَلْ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ أَنْكُمْ إِذَا طَلَبْتُمُوهَا تَقَاطَعْتُمْ وَتَحَاسَدْتُمْ وَتَدَابَرْتُمْ وَتَبَاغَضْتُمْ نہیں! بلکہ تم آج بہتر ہو کیونکہ جب تم ان نعمتوں کو پاؤ گے تو آپس میں حسد کرنے لگو گے، باہم قطع تعلقی کرنے کی آفت اور بغض و عداوت میں پڑ جاؤ گے۔

(الزہد لہنادین السمری، باب معیشۃ اصحاب النبی ﷺ، ۲/۳۹۰، الحدیث ۷۶۰ و حلیۃ الاولیاء، ۱/۲۱۶، حدیث: ۱۲۰۲)

دینہ

ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ ضروریات زندگی پوری کرنے کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ معلم اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر علم دین بھی حاصل کیا کرتے تھے۔ مگر مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 60 سے 70 صحابہ کرام ایسے تھے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درِ اقدس پر پڑے رہتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر علم دین سیکھا کرتے تھے۔ ان کی رہائش ایک چھتے ہوئے چبوترے میں تھی جسے عربی میں صُفَّہ کہتے ہیں لہذا ان نفوسِ قدسیہ کو اصحابِ صُفَّہ کہا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے والے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے اخراجات کے قلیل تھے۔ (ماخوذ از مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ۷/۳۵)

## آپس میں بغض و عداوت جڑ پکڑ لیتی ہے

جب ال کشرای کے خزانوں کو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس لایا گیا تو آپ رونے لگے، حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا امیر المؤمنین (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کس چیز نے آپ کو رولایا ہے؟ آج تو شکر کا دن ہے، فرحت و سرور کا دن ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مَا كَثُرَ هَذَا عِنْدَ قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبُغْضَاءَ یعنی جس قوم کے پاس بھی اس (مال) کی کثرت ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو بغض و عداوت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ (المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، باب کلام عمر بن الخطاب ۴۷/۸، ۱، الحديث: ۵، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

## (۳) سلام و مصافحہ کی عادت بنا لیجئے

مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام و مصافحہ کرنے کی بڑی فضیلت ہے نیز آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے، نبی مکرمؐ، نور مجسمؐ، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تَصَافَحُوا يَذْهَبِ الْغُلُّ وَ تَهَادُّوا تَحَابُّوْا وَ تَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بغض دور ہوگا۔

(موطأ امام مالك، کتاب حسن الخلق، ۴۰۷/۲، الحديث: ۱۷۳۱)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحَنّانِ اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجَرَّب (یعنی تجربہ شدہ) ہیں جس سے مصافحہ کرتے رہو اس سے دشمنی نہیں ہوتی۔ اگر اتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں۔ یونہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عداوتیں ختم

ہو جاتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۳۶۸)

**مدنی پھول:** مُصَافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْتُ سُنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۱۷۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) بے جاسوچنا چھوڑ دیجئے

بعض حکماء کا قول ہے: ”تین چیزوں میں غور نہ کر (۱) اپنی مفلسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اضافہ اور حرص میں زیادتی ہوگی (۲) تیرے اوپر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصہ باقی رہے گا (۳) دُنیا میں زیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جمع کرنے میں اپنی عمر ضائع کر دے گا اور عمل کے معاملے میں ٹالم ٹول (ٹالم ٹول) سے کام لے گا۔“ لہذا ہمیں چاہئے کہ دُنِیوی تَفکُّرات (ت - فک - کرات) میں جان گھپانے کے بجائے آخرت کے



مُعَامَلَات میں اس طرح مُتَبَہِک ہو جائیں جیسا کہ ہمارے اَسْلَاف رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی کا  
مَدَنی انداز تھا۔ (خودکشی کا علاج ص ۵۰)

۷۔ کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کر دے  
شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۳)  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۵) مسلمانوں سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کیجئے

محبت کینے کی ضد (یعنی اُٹ) ہے لہذا اگر ہم رضائے الہی کے لئے اپنے  
مسلمان بھائی سے محبت رکھیں تو کینے کو دل میں آنے کی جگہ نہیں ملے گی اور ہمیں دیگر  
فوائد و فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو  
کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل یا سینے  
میں عداوت نہ ہو تو نگاہ کوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(شعب الایمان، ۵/۲۷۰، الحدیث ۶۶۲۴)

۷۔ مرے جس قَدَر ہیں اَحباب انہیں کر دیں شاہ بیتاب  
ملے عشق کا خزانہ مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۲۸۸)  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (۶) دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے بُغْض و کینہ رکھنا عقل مند کی نہیں

کینے کی بنیاد عموماً دُنیاوی چیزیں ہوتی ہیں، لیکن سوچنے کی بات ہے کہ کیا دُنیا

کی وجہ سے اپنی آخرت برباد کر لینا دانشمندی ہے؟ ایک سبق آموز روایت ملاحظہ کیجئے:

چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا:

”بروز قیامت دُنیا کو ایک بد صورت نیلی آنکھوں والی بوڑھی عورت کے روپ میں لایا جائے گا جس کے (ڈراؤنے) دانت نظر آرہے ہوں گے اور وہ تمام انسانوں کے سامنے ہو جائے گی، اُن سے پوچھا جائے گا: ”کیا تم اس کو جانتے ہو؟“ وہ جواب دیں گے: ”ہم اس کی پہچان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے ہیں۔“ تو کہا جائے گا:

”یہی وہ دُنیا ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اس کو پانے کے لئے قطع رحمی (یعنی رشتے داری توڑ دیا) کرتے تھے، اس کی خاطر ایک دوسرے پر غرور اور حسد کرتے تھے اور اسی کے لئے ایک دوسرے سے بُغض رکھتے تھے۔“ پھر دُنیا کو بوڑھی عورت کے روپ میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ کہے گی: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے چاہنے والے، میرے پیچھے آنے والے کہاں گئے؟“

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”اس کے پیچھے بھاگنے والوں اور چاہنے والوں کو بھی اس

کے پاس (جہنم میں) پہنچا دو۔“ (شعب الایمان للبیہقی ۷/۳۸۳، حدیث: ۱۰۶۷۱)

نہ ہوں اشک برباد دُنیا کے غم میں

محمد کے غم میں رُلا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اپنے بچوں کو بھی بغض و کینہ سے بچائیے

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتیٰ کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔ (الجامع الصغیر، ص ۱۱۷ حدیث ۱۸۹۵)

ماں باپ کو چاہیے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلاوجہ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک قلوب پر بغض و حسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ معلمِ اخلاق صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گواہ نہ کر لیں۔ چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مجھے دیئے گئے صدقے پر گواہ کر لیں۔ سزاؤ کو نین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا:

کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟ میرے والد محترم رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے عرض کی: ”نہیں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے

ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ یہ سن کر وہ واپس لوٹ آئے اور وہ صدقہ واپس

لے لیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الہیات، باب کراهة تفضيل بعض الاولاد في الہبة، الحدیث ۱۶۲۳، ص ۸۷۸)

### چھوٹی بہن کو قتل کر ڈالا

پنجاب (پاکستان) کے شہر کا ایک سچا واقعہ ہے کہ ایک گھرانے میں بیٹا پیدا

ہوا، جو سب گھر والوں کی آنکھ کا تارا تھا، والدین اس پر جان چھڑکتے تھے۔ کچھ ہی

عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی سے نوازا تو وہ سب گھر والوں کی نگاہوں کا مرکز بن

گئی جس کے نتیجے میں بیٹے کی طرف توجہ کم ہو گئی۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر بیٹا اس

بات کو شدت سے محسوس کرنے لگا کہ اب میرے ناز و نخرے نہیں اٹھائے جاتے بلکہ

چھوٹی بہن کو ہی لاڈ پیار کیا جاتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے یہ احساس بغض و کینہ اور حسد

میں تبدیل ہو گیا۔ اب وہ وقتاً فوقتاً چھوٹی بہن کو مارنے پیٹنے لگا تھا اور نت نئے

طریقوں سے اُسے تنگ کرنے کی کوشش کرتا۔ والدین نے اسے معمول کی بات سمجھا

اور نظر انداز کیا۔ کئی سال یونہی گزر گئے، پھر ایک دن ایسا دلخراش واقعہ پیش آیا جس

نے شہر والوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہوا یوں کہ بھائی نے گھر والوں کو بتائے بغیر

چھوٹی بہن کو سیر کے بہانے سائیکل پر بٹھایا اور نہر کی طرف لے گیا اور وہاں جا کر بہن

کو نہر میں دھکا دے دیا، وہ ”بھیا! بچاؤ، بھیا! بچاؤ“ کی آوازیں لگاتی رہی مگر اس پر

سنگدلی غالب آچکی تھی بلکہ وہ اتنی دور تک نہر کنارے اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا

جب تک اس کے ڈوبنے کا یقین نہیں ہو گیا۔ پھر وہ گھر واپس لوٹ آیا اور دل ہی دل میں خوش تھا کہ اب سب صرف اور صرف مجھے پیار کیا کریں گے۔ جب گھر والوں کو بچی کہیں دکھائی نہ دی تو اس کی تلاش شروع ہوئی۔ اعلانات کروائے گئے، شہر کا چپہ چپہ چھان مارا مگر بچی نہ ملی۔ پولیس کو بھی اطلاع دے دی گئی۔ تفتیش شروع ہوئی تو تیسرے ہی روز بچے نے راز اُگل دیا کہ کس طرح اور کس وجہ سے اس نے اپنی چھوٹی بہن کو موت کے گھاٹ اُتارا تھا۔ جس نے بھی سنا وہ سکتے میں آ گیا، والدین پر تو گویا قیامت ٹوٹ پڑی تھی، بیٹی تو دُنیا سے جا ہی چکی تھی اب بیٹا بھی سلاخوں کے پیچھے جاتا دکھائی دے رہا تھا لہذا اُسے معاف کر کے قانون سے رہائی دِلوادی گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### اگر کوئی ہم سے کینہ رکھتا ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

بعض اوقات کسی اسلامی بھائی کو سُنی سنائی باتوں کی بنیاد پر یہ خیال ستانے لگتا ہے کہ فلاں شخص مجھ سے کینہ رکھتا ہے یا حسد کرتا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا محض اس کی بدگمانی یا وہم ہوتا ہے۔ کیونکہ کینہ ہو یا حسد! اس کا تعلق باطن سے ہے اور کسی کی باطنی کیفیات کا یقینی پتا چلانا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے حسن ظن کی عادت بنائی جائے کہ حسن ظن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں! اگر کسی کی حرکات و سکنات اور بُرے سلوک سے آپ کو واضح طور پر محسوس ہو کہ یہ مجھ سے کینہ رکھتا ہے تو بھی عفو و درگزر سے کام لیجئے اور حسن سلوک سے اس کی

دشمنی کو دوستی میں بدلنے کی کوشش کیجئے۔ حضرت سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

لکھتے ہیں: جس کے ساتھ کینہ برتا گیا اس کی تین حالتیں ہیں: (۱) اس کا وہ حق پورا کیا جائے جس کا وہ مستحق ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی نہ کی جائے اسے عدل کہتے ہیں اور یہ صالحین کا انتہائی درجہ ہے۔ (۲) عفو و درگزر اور حُسنِ سلوک کے ذریعے اس کے ساتھ نیکی کی جائے یہ صدیقین کا طرزِ عمل ہے۔ (۳) اس کے ساتھ ایسی زیادتی کرنا جس کا وہ مستحق نہیں یہ ظلم ہے اور کینے لوگوں کا طریقہ ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، ۳/ ۲۲۴)

۷۔ بچالو! نارِ دوزخ سے بچارے حاسدوں کو بھی  
میں کیوں چاہوں کسی کی بھی بُرائی یا رسول اللہ (وسائلِ بخشش ص ۲۴۷)  
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان کر دیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 869 صفحات پر مشتمل کتاب ”سیرتِ مصطفیٰ“ کے صفحہ 438 پر ہے: فتح مکہ کے بعد تاجدارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شہنشاہِ اسلام کی حیثیت سے حرمِ الہی میں سب سے پہلا دربارِ عام منعقد فرمایا جس میں افواجِ اسلام کے علاوہ ہزاروں کفار و مشرکین کے خواص و عوام کا ایک زبردست ازدحام (یعنی ہجوم) تھا۔ شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ہزاروں کے مجمع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جھکائے،

نگاہیں نیچی کئے ہوئے لرزاں و ترساں اشرافِ قریش کھڑے ہوئے ہیں۔ ان ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بار بار آپ پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے درد بھی تھے جنہوں نے آپ کے دندانِ مبارک کو شہید اور آپ کے چہرہ انور کو لہو لہان کر ڈالا تھا۔ وہ اوباش بھی تھے جو برسہا برس تک اپنی بہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قلبِ مبارک کو زخمی کر چکے تھے۔ وہ سفاک و درندہ صفت بھی تھے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ ظلم و ستم کے مجسمے اور پاپ کے پتلے بھی تھے جنہوں نے آپ کی صاحبزادی حضرت (سیدتنا) زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے پیاسے بھی تھے جن کی تشنہ لبی اور پیاس خونِ نبوت کے سوا کسی چیز سے نہیں بجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خونخوار بھی تھے جن کے جارحانہ حملوں اور ظالمانہ یلغار سے بار بار مدینہ منورہ کے در و دیوار دہل چکے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل اور ان کی ناک، کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے بھی اس مجمع میں موجود تھے وہ ستم گار جنہوں نے شمعِ نبوت کے جاں نثار پر وانون

حضرت بلال، حضرت صہیب، حضرت عمار، حضرت خباب، حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کوریسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لٹایا تھا، کسی کو آگ کے دکھتے ہوئے کوئلوں پر سلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ یہ تمام جو روح جفا اور ظلم و ستم گاری کے پیکر، جن کے جسم کے روئگئے روئگئے اور بدن کے بال بال ظلم و عدوان اور سرکشی و طغیان کے وبال سے خوفناک جرموں اور شرمناک مظالم کے پہاڑ بن چکے تھے۔ آج یہ سب کے سب دس بارہ ہزار مہاجرین و انصار کے لشکر کی حراست میں مجرم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کتوں سے نچوا کر ہماری بوٹیاں چیلوں اور کوؤں کو کھلا دی جائیں گی اور انصار و مہاجرین کی غضب ناک فوجیں ہمارے بچے بچے کو خاک و خون میں ملا کر ہماری نسلوں کو نیست و نابود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی ان مجرموں کے سینوں میں خوف و ہراس کا طوفان اُٹھ رہا تھا۔ دہشت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دھڑک رہے تھے، کلیجے منہ میں آگئے تھے اور عالم یاس میں انہیں زمین سے آسمان تک دھوئیں ہی دھوئیں کے خوفناک بادل نظر آ رہے تھے۔ اسی مایوسی اور ناامیدی کی خطرناک فضا میں ایک دم شہنشاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہ رحمت ان پاپیوں کی طرف متوجہ ہوئی اور ان مجرموں سے آپ نے پوچھا:



”بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟“

اس دہشت انگیز اور خوفناک سوال سے مجرمین حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے لیکن جبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر اُمید و بیم کے محشر میں لرزتے ہوئے سب یک زبان ہو کر بولے: ”اَخْ كَرِيْمٌ وَاَبْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ“ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔“ سب کی لچائی ہوئی نظریں جمالِ نبوت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نبوت کا فیصلہ کن جواب سننے کے منتظر تھے کہ اک دم دفعۃً فاتحِ مکہ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا:

لَا تَقْرِبُ عَلَیْكُمْ الْیَوْمَ فَادْهَبُوا اَنْتُمْ الطُّلُقَاءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(المواہب اللدنیة و شرح الزرقانی، باب غزوة الفتح الاعظم، ۳/ ۴۹۷ ملخصاً)

بالکل غیر متوقع طور پر ایک دم اچانک یہ فرمان رسالت سن کر سب مجرموں کی آنکھیں فرطِ ندامت سے اشکبار ہو گئیں اور ان کے دلوں کی گہرائیوں سے جذباتِ شکریہ کے آثار آنسوؤں کی دھار بن کر ان کے رخسار پر چلنے لگے اور کفار کی زبانوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دیوار پر ہر طرف انوار کی بارش ہونے لگی۔ ناگہاں بالکل ہی اچانک اور دفعۃً ایک عجیب انقلاب برپا ہو گیا کہ سماں ہی بدل گیا، فضا ہی پلٹ گئی اور ایک دم ایسا محسوس ہونے لگا کہ ۔

جہاں تاریک تھا، بے نور تھا اور سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

(سیرت مصطفیٰ، ص ۴۳۸ تا ۴۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### بُغْضُ وَعِنَادِ مَحَبَّتِ مِیْنِ بَدَلِ گِیَا

ہمارے مدنی سرکار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار  
وَعَمَل کی بلندیاں دیکھ کر آپ کے دشمن بھی بالآخر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حد  
درجہ محبت کرنے لگتے تھے، اس کی تین جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

﴿1﴾ حضرت ثمامہ بن اُثال یمامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اہل یمامہ کے سردار تھے  
ایمان لا کر کہنے لگے: ”خَدَاعَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ  
صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے سے زیادہ مبغوض نہ تھا۔ آج وہی چہرہ مجھے سب  
چہروں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک کوئی دین آپ صَلَّی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دین سے زیادہ بُرا نہ تھا اب وہی دین میرے نزدیک سب  
دینوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم میرے نزدیک کوئی شہر آپ صَلَّی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر سے زیادہ مَبْغُوض نہ تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اب وہی شہر  
میرے نزدیک سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفہ، ۳/۱۳۱، الحدیث ۴۳۷۲)

﴿2﴾ حضرت ہند بنت عتبہ (زوجہ ابوسفیان بن حرب) رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجا چاگئی تھیں، ایمان لا کر کہنے لگیں: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ میری نگاہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل خیمہ سے زیادہ مَبْغُوض نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل خیمہ سے زیادہ محبوب نہیں۔“

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ذکر ہند بنت عتبہ، ۲/۵۶۷، الحدیث ۳۸۲۵)

﴿3﴾ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خُئین کے دن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا، حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری نظر میں مَبْغُوض ترین خلق تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری نظر میں محبوب ترین خلق ہو گئے۔

(جامع الترمذی، کتاب الزکاة، باب ماجاء فی اعطاء المؤلفۃ قلوبہم، ج ۲، ص ۴۷، الحدیث ۲۶۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُغْضِ وَعِنَادِ رَکھنے والا یہودی کیسے مسلمان ہوا؟

ہمارے بُرگاہِ دین رَحْمَتُ اللہِ الْمُبِیْن بھی نبی کریم رَّءُوفٌ رَّحِیْم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بُغْضِ وَکینہ رکھنے والوں کے بُرے سلوک پر

ایسا صبر فرماتے تھے کہ بالآخر سامنے والا اثر مندہ ہو کر بغض و کینہ سے رہا ہو کر ان کی

محبت و اُلفت میں گرفتار ہو جاتا تھا۔ بطور مثال ایک حکایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرت

سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے ایک مکان کرائے پر لیا۔ اُس مکان کے

بالکل مُتَّصِل ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی بغض و عناد کی بنیاد پر پرنا لے کے

ذریعے گند اپانی اور غلا ظلت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاشانہ عظمت میں ڈالتا رہتا مگر

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہی رہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آ کر

عرض کی: جناب! میرے پرنا لے سے گرنے والی نجاست کی وجہ سے آپ کو کوئی

شکایت تو نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا: پرنا لے

سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑ دے کر دھو ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو اتنی

تکلیف ہونے کے باوجود غصہ نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے مگر پی جاتا ہوں کیونکہ

خداے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ محبت نشان ہے: وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ

النَّاسِ ۝ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۴۱﴾ (پ ۴، ال عمران: ۱۳۴) (ترجمہ کنز الایمان:

اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔) یہ

جواب سن کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۵۱)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## مجھے آپ سے بُغض تھا

مشہور صحابی حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیر نے ایک دن عَرَض کی: خُصُّو! سچ بتائیے کہ آپ انسان ہیں یا جن؟ فرمایا: **الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ!** میں انسان ہی ہوں۔ کہنے لگی: مجھے تو انسان نہیں لگتے کیوں کہ میں چالیس دن سے لگاتار آپ کو زہر کھلا رہی ہوں مگر آپ کا بال تک بیکہ نہیں ہوا! فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں جو لوگ ہر حال میں **ذُکُرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ** کرتے رہتے ہیں اُن کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور میں اسمِ اعظم کے ساتھ **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** کا ذکر کرتا ہوں۔ پوچھا: وہ اسمِ اعظم کونسا ہے؟ فرمایا (میں ہر بار کھانے پینے سے قبل یہ پڑھ لیا کرتا ہوں): **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے)

اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استقصا فرمایا: تُو نے کس وجہ سے مجھے زہر دیا؟ عَرَض کی: مجھے آپ سے بُغض تھا۔ یہ جواب سنتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **تُو لَوَجَّهَ اللّٰهُ** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے) آزاد ہے اور تُو نے میرے ساتھ جو کچھ کیا وہ بھی میں نے تجھے مُعَاف کیا۔ (حیاء الحیوان الکبریٰ ۱۰/۳۹۱)

**سُبْحَنَ اللّٰهِ!** صحابہ کرام عَلَیْہُمُ الرِّضْوَانُ کی عظمتوں کے کیا کہنے! یہ

حضرات حکم قرانی، اِدْفَعُم بِالتَّيِّبِ هِيَ اَحْسَنُ (ترجمہ کنز الایمان: بُرائی کو بھلائی سے ٹال (پ ۲۴ حَم السجدہ ۳۴) کی صحیح تفسیر تھی، بار بار زہر پلانے والی کینز کو سزا دلوانے کے بجائے آزاد فرما دیا!

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ أَنْ يَصَدِّقَهُ هُمَا بِي حَسَابٍ مَغْفِرَتٍ هُوَ  
 آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کینہ رکھنے والے سے بھی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے

عقلمند انسان چشم پوشی کرنے والے دوست سے زیادہ کینہ پُر و دشمن سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: اپنے دشمنوں سے اپنے عیوب سُنئے کیونکہ دشمن کی آنکھ ہر عیب کو ظاہر کر دیتی ہے، عقلمند انسان کینہ پُر و دشمن سے اپنے عیوب سن کر ایسے چشم پوشی کرنے والے دوست سے زیادہ نفع حاصل کر سکتا ہے جو اس کی تعریف و توصیف کرتا رہتا ہے اور اس کے عیب چھپاتا رہتا ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ انسانی طبائع دشمن کی بات کو جھوٹ اور حسد پر مبنی خیال کرتی ہیں لیکن عقلمند دشمنوں کی باتوں سے بھی سبق سیکھتے ہیں اور اپنے عیوب کی تلافی کرتے ہیں کہ آخر کوئی عیب تو ضرور ہے جو اس کے دشمنوں کی نگاہ میں ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، الباب السادس والسبعون، ص ۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے

کیا ہی اچھا ہوا اگر ہم ایسی باتوں سے بچیں جن کی وجہ سے لوگ کینے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس ضمن میں 10 مدنی پھول ملاحظہ کیجئے:

### (1) کسی کی بات کاٹنے سے بچئے

کسی کی بات کاٹنا آدابِ گفتگو کے خلاف ہے اور جس کی بات کاٹی جائے وہ کینے میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے: کسی بیوقوف کی بات نہ کاٹو کہ وہ تمہیں اذیت دے گا اور کسی عقل مند کی بات نہ کاٹو کہ وہ تم سے بغض رکھے گا۔ (احیاء العلوم، ۲۰/۲۲۴)

### (2) تعزیت کے دوران مسکرانے سے بچئے

کسی غمزہ کی تعزیت کرنا بڑی اچھی بات ہے لیکن ایسے موقع پر مسکرانے سے بچئے کیونکہ ایسے موقع پر مسکرانا دلوں میں بغض و کینہ پیدا کرتا ہے۔

(مجموعہ رسائل امام غزالی، رسالہ الادب فی الدین ص ۴۰۹)

### (3) کسی کی غلطی نکالنے میں احتیاط کیجئے

کسی کی گفتگو میں سے تلفظ یا گرائمر کی غلطی نکالنے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بھی سامنے والے کے دل میں کینہ پیدا ہو سکتا ہے، غالباً اسی حکمت کے پیش نظر بہار شریعت میں یہ شرعی مسئلہ بیان کیا گیا ہے: جو شخص (قرآن) غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ

سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (بہار شریعت ج ۱، حصہ ۳ ص ۵۵۳)

#### (4) موقع محل کے مطابق عمل کیجئے

جس مقام پر جن موافق شرع آداب یا مُسْتَحَبَّات پر عمل کرنے کا رواج ہو وہاں اس سے ہٹ کر عمل کرنا بھی لوگوں کے دل میں بُغض و کینہ پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ بہار شریعت میں ہے: جہاں یہ اندیشہ ہو کہ تعظیم کے لیے اگر کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں بُغض و عداوت پیدا ہوگا، خصوصاً ایسی جگہ جہاں قیام کا رواج ہے تو قیام کرنا چاہیے تاکہ ایک مسلم کو بُغض و عداوت سے بچایا جائے۔

(بہار شریعت ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۷۳)

#### (5) مشورہ بُغض و کینہ کو کافور کرتا ہے

جہاں بہت سارے افراد کسی کام میں شامل ہوں وہاں مشورہ کرنا قربت کا باعث ہے۔ مشورہ کرنا ایسا مبارک فعل ہے کہ اس سے وہ شخص جس سے مشورہ کیا جائے اپنی قدر و قیمت اور تکریم و اہمیت محسوس کر کے مسرور ہوگا اور اُس کی مشورہ لینے والے سے وابستگی و قربت بڑھے گی۔ بلکہ اگر ناراض اسلامی بھائی سے مشورہ کیا جائے تو یہ مشورہ کرنا اس کا بُغض و کینہ کافور اور ناراضگی دور کر کے دل میں لُطف و محبت کا نور پیدا کریگا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ۔ (مدنی کاموں کی تقسیم ص ۴۲)

#### (6) کسی کی اصلاح کرنے کا انداز محبت بھرا ہونا چاہئے

میٹھے میٹھے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جب کسی کی بات پہنچتی



جونا گوار گزرتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی اصلاح کا یہ حسین انداز ہوتا کہ ارشاد فرماتے: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذًا وَكَذَا یعنی لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی بات کہتے ہیں۔

(سُنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن العشرة، ۴/ ۳۲۸ الحدیث ۴۷۸۸)

کاش! ہمیں بھی اصلاح کا ڈھنگ آ جائے، ہمارا تو اکثر یہ حال ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بلا ضرورت شرعی سب کے سامنے نام لیکر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پولیس بھی کھول کر رکھ دیں گے۔ اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اس طرح سُدھار پیدا ہو گا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چپ ہو گیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بغض و کینہ فیست و تہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حضرت سیدتنا اُمّ دردا عرضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جس کسی نے اپنے بھائی کو اعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔ (شُعَبُ الْإِيمَان، باب فی التعاون علی البر وال تقویٰ، ۶/ ۱۱۲، الرقم ۷۶۴۱) البتہ اگر پوشیدہ نصیحت نفع نہ دے تو پھر (موقع اور منصب کی مناسبت سے) اعلانیہ نصیحت کرے۔ (تَنْبِيهِ الْغَافِلِينَ ص ۴۹) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۶۰)

### (7) رشتے پر رشتہ نہ بھیجئے

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دو گھرانوں کے درمیان رشتے کی بات چل

رہی ہوتی ہے کہ کوئی تیسرا بھی بیچ میں پہنچ جاتا ہے، یا دو افراد کے درمیان خرید و فروخت کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو کوئی تیسرا اس میں گود پڑتا ہے ایسی صورت میں فائدے سے محروم ہونے والا فریق بنا بنایا کام بگاڑ دینے والے کے بغض و کینہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس قسم کے معاملات میں دخل اندازی سے پرہیز کرنا چاہئے۔

### (8) خواہ مخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجئے

حوصلہ افزائی ہر کسی کو اچھی لگتی ہے چاہے اُسے ڈھنگ سے کام کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو، اس کے برعکس بعض اسلامی بھائیوں کے کام پر مثبت اور تعمیری تنقید بھی کی جائے تو وہ اسے حوصلہ شکنی تصور کرتے ہیں اور دل میں تنقید کرنے والے کو بُرا جانتے ہیں، اس لئے ہر کسی کے کام پر تنقید کرنے سے بچنا ہی بہتر ہے، ہاں! اگر وہ خود تنقید کی درخواست کرے تو بھی محتاط انداز ہی اپنایا جائے، مثلاً پہلے اس کے کام کی خوبیاں شمار کروا کر حوصلہ افزائی کر دی جائے پھر خامیوں اور اصلاح طلب پہلوؤں پر مناسب الفاظ میں اظہارِ خیال کر دیا جائے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس حکمت عملی کو سمجھ نہیں پاتے اور ہر کسی کو جارحانہ تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے دشمنوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں، ایسوں کو بھی اپنے طرزِ عمل پر غور و فکر کی سخت حاجت ہے۔

### (9) دوسروں کو نہ جھاڑیئے

وقت بے وقت کسی کو ٹوکتے رہنے، ڈانٹ پلا دینے یا جھاڑنے کی عادت سے ممکن ہے کہ سامنے والا ہمارے کینے میں مبتلا ہو جائے، ایسا کرنے سے بھی بچئے۔

اس بات کو ایک حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ

## دُورِ ہی سے شرائطِ دکھانے والا نوکر

ایک نیک چڑھارئیں اپنے نوکروں کو وقت بے وقت ڈانٹا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ چکی تھی۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دکھا دکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا شوق پورا کر کے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے پکارا مگر اسے تو بدلہ چکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے رئیس کی دی ہوئی لسٹ نکالی اور دُور ہی سے اس کو دکھا کر کہنے لگا کہ اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (10) رُوحانی علاج بھی کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کینے سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالجات کے

ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 7 رُوحانی

علاج بھی کیجئے:

﴿۱﴾ جب بھی دل میں کینہ محسوس ہو تو ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار ٹھوٹھو کر دیجئے۔

﴿۲﴾ روزانہ دس بار ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

﴿۳﴾ سورۃ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

﴿۴﴾ سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسہ دور ہوتے ہیں۔

﴿۵﴾ مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمّتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْعَالَمِینِ فرماتے ہیں: ”صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اکیس اکیس بار ”لا حول و لا قوۃ الا باللہ“ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک اَمْن میں رہے گا۔“ (مراۃ المناجیح، ۱/۸۷)

﴿۶﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲﴾

(پ ۲۷، الحدید: ۳) کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۷﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلّٰقِ، ﴿۱﴾ اِنْ يَّشَآئِذْ هَبُّكُمْ وَاٰتٍ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۹﴾

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۰﴾ (پ ۱۳، ابراہیم: ۲۰، ۱۹) کی کثرت اسے (یعنی

وَسُوْءٍ) کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ مُعَرَّجہ، ۱/

(۷۷۰) (اس دعا کے حصّہ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلاکین اور رسم الخط کی تبدیلی کے

ذریعے واضح کیا ہے) (ماخوذ از نیکی کی دعوت، ص ۱۰۶ تا ۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کسی کو کسی سے بُغْض و حَسَد نہ ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا بھی آئے گا

جب کسی کو کسی سے بُغْض و حَسَد نہ ہوگا، چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِإِذْنِ پروردگارِ غیبیوں پر خرددار،

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: خدا کی قسم! ابنِ مریم (یعنی حضرت عیسیٰ

علیہ السلام) اُتریں گے، حاکمِ عادل ہو کر کہ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیرِ فاجر کو دیں گے،

جزیہ ختم فرما دیں گے، اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی جن پر کامِ کاج نہ کیا جاوے

گا اور کینہ، بُغْض اور حَسَد جاتے رہیں گے، وہ مال کی طرف بلائیں گے تو کوئی اُسے

قبول نہ کرے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ص ۹۱، الحدیث: ۲۴۳)

مُفَسِّر شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان

حدیثِ پاک کے اس حصّے ”اور کینہ، بُغْض اور حَسَد جاتے رہیں گے“ کے تحت

فرماتے ہیں: یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی برکت سے لوگوں کے دلوں سے

حَسَد، بُغْض (اور) کینہ نکل جائیں گے کیونکہ کسی کے دل میں دُنیا کی محبت نہ رہے

گی۔ ہر ایک کو دین و ایمان کی لگن لگ جائے گی محبت دُنیا ان سب کی جڑ ہے جب جڑ ہی کٹ گئی تو شاخیں کیسے رہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۳۳۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**اہل جنت کے درمیان کینہ نہیں ہوگا**

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نے اہل جنت کی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

وَنَزَعْنَا مِّنْ صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَرْجَمَ كُنُزَ الْإِيمَانِ: اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں اِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۴۰﴾ (پ ۱۴، الحجر ۴۷)

رسول بے مثال، نبی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قُلُوبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا یعنی اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض و کدورت! سب کے دل ایک ہوں گے صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی صفة الجنة وانہا مخلوقة، ۲/۳۹۱، الحدیث ۳۲۴۵)

**کینہ و حسد کیونکر باقی رہ سکتا ہے!**

حضرت سیدنا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو قلوب اللہ تعالیٰ کی محبت سے مآلوف اور اس کی محبت پر متحقق اور اس کی مؤدّت پر مجتمع اور اس کے ذکر سے مانوس ہو گئے ہیں ان میں کینہ اور حسد کس طرح باقی رہ سکتا ہے، بیشک یہ دل

نفسانی وسوسوں اور طبعی کدورتوں سے پاک و صاف ہیں بلکہ توفیق کے نور سے روشن

ہیں تو پھر وہ سب آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ (عوارف المعارف ص ۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

## کینے کی مزید صورتیں

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی سے کینہ رکھا مثلاً کوئی شخص کمزوروں پر ظلم ڈھاتا ہے، قتل و غارت کرتا ہے، لوگوں کو گناہوں کی راہ پر چلاتا ہے یا وہ غیر مسلم یا بد مذہب ہے تو ایسے سے کینہ رکھنا جائز و محمود ہے۔ اس بات کو درج ذیل روایات و حکایات سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

## افضل عمل

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَغْضُ فِي اللَّهِ یعنی سب سے بہتر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے دشمنی کرنا ہے۔

(سنن أبی داؤد، کتاب السنۃ، باب مجانبة اهل الأهواء وبغضهم، ۴/۲۶۴، الحدیث: ۴۵۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے اس لئے محبت کی جائے کہ وہ دیندار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عداوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی

سے عداوت ہو تو اس بنا پر ہو کہ وہ دین کا دشمن ہے یا دیندار نہیں۔ (نزہۃ القاری، ۱/۲۹۵)

## کہیں ہم غلط فہمی میں نہ ہوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی سے بغض و کینہ رکھنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ کیا ہم واقعی جوازی صورت پر ہی عمل کر رہے ہیں؟ کہیں ہم غلط فہمی میں تو مبتلا نہیں! اس بات کو درج ذیل روایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے:

**حضرت سیدنا عمر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (محبوب ربِّ کائنات، شہنشاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ طاہری میں) ایک صاحب کسی قوم کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں سلام کیا، ان لوگوں نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ صاحب وہاں سے تشریف لے گئے تو ان میں سے ایک شخص نے ان صاحب کے بارے میں کہا: ”میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس شخص سے بُغض رکھتا ہوں۔“ اہل مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے، پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتادے، چنانچہ قاصد نے اسے پالیا اور یہ بات بتادی۔ وہ صاحب وہاں سے پلٹ کر رسولِ ثقلین، سلطانِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گزر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے بُغض فی اللہ**



(یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے بغض) رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بغض رکھتا ہے؟ نعتی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُسے بلو اکر اس بات کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے اپنی بات کا اعتراف کر لیا کہ ہاں! میں نے یہ بات کہی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم اس سے بغض کیوں رکھتے ہو؟ تو اس نے کہا: میں ان کا پڑوسی ہوں اور میں ان کی بھلائی کا خواہاں ہوں، خدا عزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی بھی فرض نماز کے علاوہ انہیں (نفل) نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، جب کہ فرض نماز تو ہر نیک و بدر پڑھتا ہے۔ فریادی صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا انہوں نے مجھے فرض نماز میں تاخیر کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے وضو میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ یا رُکوع و سُجود میں کوئی کمی کی ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے عرض کی: میں نے ان میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر مزید عرض کی: اللہ عزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان کو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے علاوہ کبھی (نفل) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اس مہینے (یعنی ماہِ رَمَضَانِ الْمُبَارَك) کا روزہ تو ہر نیک و بدر رکھتا ہے۔ یہ سن کر فریادی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا میں نے کبھی رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں روزہ چھوڑا ہے؟ یا روزے کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ پوچھنے پر انہوں نے عرض کی: نہیں۔ پھر کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ ان صاحب نے زکوٰۃ کے علاوہ

کسی مسکین یا سائل کو کچھ دیا ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ہو، زکوٰۃ تو ہر نیک و بد ادا کرتا ہے۔ فریادی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ان سے پوچھئے، کیا انہوں نے مجھے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے کبھی اس میں ٹال مٹول سے کام لیا ہے؟ دریافت کرنے پر انہوں نے عرض کی: نہیں۔ مھو پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُس (بغض رکھنے والے) سے فرمایا: قُمْ اِنْ اَدْرٰی لَعَلَّہٗ خَیْرٌ مِنْکَ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر

۷۰۔ (مسند امام احمد، ۹/۲۱۰، الحدیث ۲۳۸۶۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا میرے محبوبوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو خود کو نیک سمجھتا ہوگا اور اُسے یہ گمان ہوگا کہ میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا: کیا تُو میرے دوستوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار عزوجل! تُو تو لوگوں سے سالم و محفوظ (یعنی بے نیاز) ہے۔ پھر رب عظیم عزوجل فرمائے گا: کیا تُو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے مالک و مختار عزوجل! میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ میرے اور کسی کے درمیان کچھ ہو، تو اللہ تبارک

و تعالیٰ فرمائے گا: لَا یَنَالُ رَحْمَتِیْ مَنْ لَّمْ یُوَالِ اَوْلِیَآئِیْ وَ یُعَادِیْ اَعْدَآئِیْ یعنی: وہ

میری رحمت کو نہیں پاسکے گا جس نے میرے دوستوں کے ساتھ دوستی اور میرے دشمنوں کے ساتھ عداوت نہ رکھی۔

(المعجم الكبير، باب الواو، ۵۹/۲۲، الحديث: ۱۴۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## بد مذہب کو کھانا نہیں کھلایا

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی: ”کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟“ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادم سے ارشاد فرمایا: ”اسے ہمراہ لے آؤ۔“ وہ آیا تو اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔

(کنز العمال، کتاب العلم، قسم الافعال، ۱۰/۱۱۷، الحديث: ۲۹۳۸۴، ملخصاً)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## جب ایک غیر مسلم نے اعلیٰ حضرت کے جسم پر ہاتھ رکھا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ملفوظات شریف میں فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر فرض اعظم ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سب دوستوں (یعنی نبیوں، صحابیوں اور ولیوں وغیرہ) سے

محبت رکھے اور اس کے سب دشمنوں (یعنی کافروں، بد مذہبوں، بے دینوں اور مُرتدوں) سے عداوت رکھے۔ یہ ہمارا عین ایمان ہے۔ ﴿اسی تذکرہ میں فرمایا: ﴿بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالٰی میں نے جب سے ہوش سنبھالا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سب دشمنوں سے دل میں سخت نفرت ہی پائی۔ ایک بار اپنے دہات (دیہات) کو گیا تھا، کوئی دیہی مقدمہ پیش آیا جس میں چوپال کے تمام ملازموں کو بدایوں جانا پڑا، میں تنہا رہا۔ اُس زمانے میں مَعَاذَ اللَّهِ درِ قونج (یعنی بڑی انتڑی کا درد) کے دورے ہو ا کرتے تھے۔ اس دن ظہر کے وقت سے درد شروع ہوا، اسی حالت میں جس طرح بنا، وضو کیا۔ اب نماز کو نہیں کھڑا ہوا جاتا۔ ربَّ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مدد مانگی۔ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ مُضْطَر (یعنی پریشان) کی پکار سنتا ہے۔ میں نے سُنْتُوں کی نیت باندھی، درد بالکل نہ تھا۔ جب سلام پھیرا، اسی شدت سے تھا۔ فوراً اُٹھ کر فرضوں کی نیت باندھی، درد جاتا رہا۔ جب سلام پھیرا وہی حالت تھی۔ بعد کی سُنْتیں پڑھیں، درد موقوف (یعنی ختم) اور سلام کے بعد پھر بدستور، میں نے کہا: اب عصر تک ہوتا رہ۔ پلنگ پر لیٹا کروٹیں لے رہا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا۔ اتنے میں سامنے سے اسی گاؤں کا ایک برہمن گزرا، پھانک کھلا ہوا تھا، مجھے دیکھ کر اندر آیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں درد ہے؟ مجھے اس کا نجس ہاتھ بدن کو لگنے سے اتنی کراہت و نفرت پیدا ہوئی کہ درد کو بھول گیا اور یہ تکلیف اس سے بڑھ کر

معلوم ہوئی کہ ایک کافر کا ہاتھ میرے پیٹ پر ہے۔ ایسی عداوت رکھنا چاہیے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۶، بتصرف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بد مذہبوں کی صحبت ایمان کے لئے زہر قاتل ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ 63 پر ہے: بد مذہبوں کی صحبت ایمان کیلئے زہر قاتل ہے، ان سے دوستی اور تعلقات رکھنے کی احادیثِ مبارکہ میں ممانعت ہے۔ چنانچہ سلطانِ عرب، محبوبِ رب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو کسی بد مذہب کو سلام کرے یا اُس سے بگڑا ہوا پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اتاری۔“ (تاریخ بغداد، ۱۰/۲۶۷)

رسولِ نذیر، سراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ”جس نے کسی بد مذہب کی (تعظیم و) توقیر کی اُس نے دین کے ڈھادینے پر مدد دی۔“ (الْمُفَجَّمُ الْأَوْسَطُ، ۱۱۸/۵، الحدیث ۶۷۷۲) رحمۃِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: تم ان سے دُور رہو اور وہ تم سے دُور رہیں، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مُقَدَّمہ صَحِیح مُسْلِم ص ۹ حدیث ۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بد مذہبوں سے دینی یا دنیاوی تعلیم نہ لی جائے

بد مذہب سے دینی یا دنیاوی تعلیم لینے کی ممانعت کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: غیر مذہب والیوں (یا والوں) کی صحبت آگ ہے، ذی علم عاقل بالغ مردوں کے مذہب (بھی) اس میں بگڑ گئے ہیں۔ عمران بن حطان رقاشی کا قصہ مشہور ہے، یہ تابعین کے زمانہ میں ایک بڑا محدث تھا، خارجی مذہب کی عورت کی صحبت میں (رہ کر) معاذ اللہ خود خارجی ہو گیا اور یہ دعویٰ کیا تھا کہ (اس سے شادی کر کے) اُسے سُنّی کرنا چاہتا ہے۔ (یہاں وہ نادان لوگ عبرت حاصل کریں جو بدِ علم فاسد خود کو بہت ”پگاسٹی“ تصور کرتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے مسلک سے کوئی پلا نہیں سکتا، ہم بہت ہی مضبوط ہیں!) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: جب صحبت کی یہ حالت (کہ اتنا بڑا محدث گمراہ ہو گیا) تو (بد مذہب کو) اُستاد بنانا کس درجہ بدتر ہے کہ اُستاد کا اثر بہت عظیم اور نہایت جلد ہوتا ہے، تو غیر مذہب عورت (یا مرد) کی سپردگی یا شاگردی میں اپنے بچوں کو وہی دے گا جو آپ (خود ہی) دین سے واسطہ نہیں رکھتا اور اپنے بچوں کے بد دین ہو جانے کی پرواہ نہیں رکھتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۹۲ ملقط)

محفوظ خدا رکھنا سدا بے ادبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## خلاصہ کتاب

- ✽ کینہ مہلک باطنی مرض ہے اور اس کے بارے میں جاننا فرض ہے
- ✽ کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اُس سے دشمنی و بغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے
- ✽ کسی مسلمان سے بلا وجہ شرعی کینہ رکھنا حرام ہے
- ✽ کسی ظالم سے کینہ رکھنا جائز جبکہ بد مذہب و کافر سے کینہ رکھنا واجب ہے۔

## کینہ رکھنے والے کو ان نقصانات کا سامنا ہوگا

- (۱) دوزخ میں داخلہ (۲) بخشش سے محرومی (۳) شپ براءت میں بھی محروم رہتا ہے (۴) جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا (۵) ایمان برباد ہونے کا خطرہ ہے (۶) دعا قبول نہیں ہوتی (۷) دیگر گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے (۸) اسے سکون نصیب نہیں ہوتا (۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان، سادات عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علمائے کرام اور عربوں سے بغض و کینہ رکھنا زیادہ بُرا ہے۔

## کینے کا علاج

- (۱) ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے
- (۲) کینے کے اسباب (غصہ، بدگمانی، شراب نوشی، بُو وغیرہ) دور کیجئے
- (۳) سلام و مصافحہ کی عادت بنالیجئے
- (۴) بے جا سوچنا چھوڑ دیجئے

- (۵) مسلمانوں سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کیجئے
- (۶) دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے بُغض و کینہ رکھنے کے نقصانات پر غور کیجئے۔

### دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے

- (۱) کسی کی بات کاٹنے سے بچئے
- (۲) کسی کی غلطی ٹکا لےنے میں احتیاط کیجئے
- (۳) موقع محل کے مطابق عمل کیجئے
- (۴) مشورہ بُغض و کینہ کو کافور کرتا ہے
- (۵) کسی کی اصلاح کرنے کا انداز محبت بھرا ہونا چاہئے
- (۶) رشتے پر رشتہ نہ بھیجئے
- (۷) خواہ مخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجئے
- (۸) دوسروں کو نہ جھاڑیئے
- (۹) رُوحانی علاج بھی کیجئے۔

(تفصیل کے لئے رسالے کا پھر سے مطالعہ کیجئے)



## فہرس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
	سادات سے بغض رکھنے والے کو حوضِ کوثر پر چابک مارے جائینگے	1	دُرُود و سلام کی فضیلت
24	اہل بیت کا دشمن دوزخی ہے	2	قبر کا لے سناپوں سے بھری ہوئی تھی
24	عربوں سے بغض و کدورت رکھنے والا	3	باطنی گناہوں کا علاج بے حد ضروری ہے
25	شفاعت سے محروم	5	کینہ کسے کہتے ہیں؟
25	جس نے عربوں سے بغض رکھا اس	5	مسلمان سے کینہ رکھنے کا شرعی حکم
25	نے مجھ سے بغض رکھا	6	کینہ کی ہلاکت خیزی
25	عرب سے بغض کب گُفَر ہے	7	بچھلی اُٹھوں کی بیماری
26	تین وجوہ کی بنا پر عرب سے محبت رکھو	8	کینے کے نقصانات
26	کیا کفار عرب سے بھی محبت رکھنی ہوگی؟	8	چغلی خوری اور کینہ پڑ دوزخ میں
27	اہل عرب عربی آقا کے ہم قوم ہیں	9	لے جائیں گے
27	علم اور عالم سے بغض رکھنے والا نہ بن	9	بخشش نہیں ہوتی
27	کہ ہلاک ہو جائیگا	10	رحمت و مغفرت سے محرومی
28	عالم دین سے خواہ مخواہ بغض رکھنے والا	10	نازک فیصلوں کی رات
28	مریض القلب اور خبیث الباطن ہے	11	جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا
29	یہودی معالج کا امام مازری کے ساتھ	11	ایمان برباد ہونے کا خطرہ
29	کینہ و حسد	12	دعا قبول نہیں ہوتی
29	اولیائے کرام سے بغض رکھنے والے کی توبہ	13	دینداری نہ ہونا
32	ماموں کی انفرادی کوشش	13	دیگر گناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے
34	تمہارے دل میں کسی کیلئے کینہ و بغض نہ ہو	15	کینہ پڑو رہے سکون رہتا ہے
34	افضل کون؟	15	معاشرے کا سکون برباد ہو جاتا ہے
35	جتنی آدمی	16	تم لوگ بھائی بھائی بن کر رہو
36	جسم کے ساتھ ساتھ دل بھی ستھرا رکھنا	16	مسلمان تو ایک دوسرے کے محافظ ہوتے ہیں
36	ضروری ہے	17	گوشہ نشینی کی وجہ
38	میں تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں	18	زندگی کا رخ بدل گیا
39	اپنے دل پر غور کر لیجئے	21	بدترین بغض و کینہ
40	”راہِ جنت“ کے 6 حروف کی نسبت	21	صحابہ کرام سے بغض رکھنے کی وعید شدید
	سے کینہ کے 6 علاج	22	صحابہ کرام اہلہم الرضوان سے بغض و عداوت
			رکھنے والے کا بھیانک انجام

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
63	(5) مشورہ بغض و کینہ کو کافور کرتا ہے	40	ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے
	(6) کسی کی اصلاح کرنے کا انداز محبت	40	اسباب دور کیجئے
63	بھرا ہونا چاہئے	40	پہلا سبب: غصہ
64	(7) رشتے پر رشتہ نہ بھیجئے	41	غصہ پینے والے کے لئے جنتی خور
65	(8) خواہ مخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجئے	42	دوسرا سبب: بدگمانی
65	(9) دوسروں کو نہ جھاڑیئے	42	تیسرا سبب: شراب نوشی اور جُبا
66	دُور ہی سے شراب دیکھ کھانے والا نوکر	44	چوتھا سبب: نعمتوں کی کثرت
66	(10) رُوحانی علاج بھی کیجئے	44	بغض و عداوت میں پڑ جاؤ گے
68	کسی کو کسی سے بغض و حسد نہ ہوگا	46	آپس میں بغض و عداوت جڑ پکڑ لیتی ہے
69	اہل جنت کے درمیان کینہ نہیں ہوگا	46	سلام و مصافحہ کی عادت بنا کیجئے
69	کینہ و حسد کیونکر باقی رہ سکتا ہے!	47	بے جا سوچنا چھوڑ دیجئے
70	کینے کی مزید صورتیں	48	مسلمانوں سے اللہ کی رضا کیلئے محبت کیجئے
70	افضل عمل		دُنیاوی چیزوں کی وجہ سے بغض و کینہ
71	کہیں ہم غلط فہمی میں نہ ہوں	48	رکھنا عقل مند کی نہیں
	کیا میرے محبوبوں سے محبت اور میرے	50	اپنے بچوں کو بھی بغض و کینے سے بچائیے
73	دشمنوں سے عداوت بھی رکھی؟	51	چھوٹی بہن کو قتل کر ڈالا
	بد مذہب سے بغض و عداوت رکھیں اور	52	اگر کوئی ہم سے کینہ رکھتا ہو تو کیا کرنا چاہئے؟
74	اس کی تذلیل و تحقیر بجالائیں	53	فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان کر دیا
74	بد مذہب کو کھانا نہیں کھلایا	57	بغض و عناد محبت میں بدل گیا
	جب ایک غیر مسلم نے اعلیٰ حضرت کے		بغض و عناد رکھنے والا یہودی کیسے مسلمان
75	جسم پر ہاتھ رکھا...	58	ہوا؟
	بد مذہبوں کی صحبت ایمان کے لئے زہر	60	مجھے آپ سے بغض تھا
76	قاتل ہے		کینہ رکھنے والے سے بھی فائدہ حاصل
77	بد مذہبوں سے دینی یا دنیاوی تعلیم نہ لی جائے	61	کیا جاسکتا ہے
78	خلاصہ کتاب	62	دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے
78	کینہ رکھنے والے کو ان نقصانات کا سامنا ہوگا	62	(1) کسی کی بات کاٹنے سے بچئے
79	کینے کا علاج	62	(2) تعزیت کے دوران سکرانے سے بچئے
79	دوسروں کو اپنے کینے سے بچانے کے طریقے	62	(3) کسی کی غلطی نکالنے میں احتیاط کیجئے
82	ماخذ و مراجع	63	(4) موقع محل کے مطابق عمل کیجئے

## ملخص و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
ترجمہ قرآن کراہ الامان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن تقی علی خان، متوفی ۱۳۲۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تفسیر الدر المنثور	امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوالحسن محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث جہتانی، متوفی ۲۷۷ھ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الموطا	امام مالک بن انس، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المصنف	امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
موسوعة ابن ابی الدینا	حافظ امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
شعب الامان	امام ابوبکر احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
کفر العمال	امام علی بن مثنیٰ بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
الترہد	امام ہنذاؤن السمری الکوفی، متوفی ۲۳۴ھ	دار الخلفاء للنکاب الاسلامی الکویت ۱۰۰۶ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالرحمن محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کونہ ۱۳۳۲ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
نزهۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۲ھ
خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۲۲ھ	کونہ

فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن تقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضافاؤنڈیشن لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
کفریہ نکاحات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
شرح الزرقانی	امام محمد بن عبدالمہدی زرقانی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد علی بن خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
شواہد النبوة	امام عبدالرحمن بن احمد الجاجی، متوفی ۸۹۸ھ	مکتبۃ التحقیق استنبول ۱۴۱۵ھ
سیرت مصطفیٰ	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
کیسائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	تہران، ایران
درۃ المناصین	امام عثمان بن حسن، متوفی ۱۲۴۲ھ	دارالفکر بیروت
تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور ۱۴۲۰ھ
تنبیہ المفترین	امام عبدالوہاب بن احمد الشرنوبی، متوفی ۹۷۳ھ	دارالعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
عوارف المعارف	ابوخص عمر بن محمد سروردی شافعی، متوفی ۶۳۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
روض الراحین	امام عبداللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت ۲۰۰۰ء
مجموعہ رسائل امام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۲ھ
الہدیۃ الندیۃ شرح الطریقۃ الحمدیہ	ماتن: الشیخ زین الدین محمد بن میر علی البرکلی، متوفی ۹۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۳ھ
والسیرۃ الاحمدیہ	شارح: الشیخ عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد الشافعی الغزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
المعقول (ملفوظات اعلیٰ حضرت)	شہزادہ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الوظیفۃ الکرمیہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن تقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
غیبت کی جاہ کا ریاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
خود کشی کا علاج	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
حیاۃ الکبیر	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
مدنی کاموں کی تقسیم	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن تقی علی خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
وسائل بخشش	امیر اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس عطاری قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

## سُنَّتِ مِی جہاریئ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّتِ کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہمکے مہمکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنَّتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں یہ نیتِ ثواب سُنَّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اہتراپی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو متبع کروانے کا معمول بنالینے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھ کاؤ بننے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمّہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-712-9



0109615



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net



MC 1286